ڈاکٹر خالد ندیم

ڈاکٹر ابنِ فرید اور مشفق خواجہ کی باہمی مراسلت

(۱)

ممتاز ادیب، ماہرِ نفسیات، ماہرِ عمرانیات اور عالم: ڈاکٹر ابنِ فرید (۲۸ر اکتوبر ۱۹۲۵ء-۹رمئی ۲۰۰۳ء) موضع ظفرپور، ضلع بارہ بنکی (یوپی) میں پیدا ہوئے۔ والدہ کی مسلسل علالت اور کم زور معاشی حالات کے باعث ابنِ فرید میٹرک کے فوری بعد روزگار کے سلسلوں سے وابستہ ہوگئے، تاہم اعلیٰ تعلیم کے لیے انھوں نے اپنا سفر جاری رکھا۔ انگریزی ادبیات، نفسیات اور عمرانیات میں ماسٹر ڈگری حاصل کی اور پھر عمرانیات میں ڈاکٹریٹ کے اعزاز تک پہنچے۔

علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی میں لیکچرر کی حیثیت سے تدریسی فرائض انجام دیتے رہے اور ستمبر ۱۹۸۴ء سے اپریل ۱۹۸۸ء تک ملک عبدالعزیز یونی ورسٹی، جدّہ کی فیکلٹی آف انجینئرنگ کے شعبۂ علومِ انسانیہ میں بطور اسسٹنٹ پروفیسر مصروفِ کار رہے۔ نائیجیریا کی سکوتو یونی ورسٹی نے ان کی خدمات بطور پروفیسر (عمرانیات) اور ملائشیا کی انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی نے بطور سینئر ایسوسی ایٹ پروفیسر (عمرانیات) حاصل کرنا چاہیں، مگر انھوں نے یہ خدمات انجام دینے سے معذرت کرلی۔

کثیر جہتی مطالعے کی بدولت ابنِ فرید علم الانسان، تہذیب و ثقافت، شعر و ادب اور مذاہبِ عالم پر اچھی نظر رکھتے تھے۔ ان کی تصانیف کا دائرہ بھی خاصا وسیع ہے۔ بچوں، بچیوں اور خواتین کے لیے کئی اصلاحی کتابیں لکھیں۔ ان کے افسانے ''یہ جہاں اَور ہے'' (۱۹۹۳ء)، ''خون آشام'' (۲۰۰۲ء) اور ''مَیں کا تعاقب'' (۲۰۰۳ء) کے نام شائع ہوئے۔ غیر مطبوعہ تدوینی و تالیفی سرگرمیوں میں ''اعترافِ جذبی''، ''جذبی''، ''بوطیقا'' اور ''مراسلاتِ مہدی حسن'' شامل ہیں، ان کی تنقیدی صلاحیتوں کا اظہار ''مَیں، ہم اور اَدب'' (۱۹۷۸ء)، ''چہرہ پسِ چہرہ'' (۱۹۸۰ء)، ''اَدب وادطلب'' (۲۰۰۲ء)، ''صوابدید'' (غیر مطبوعہ)، ''لہو الحدیث'' (غیر مطبوعہ) اور ''تحسین قدر'' (غیر مطبوعہ) سے ہوتا ہے۔ انھوں نے عمرانیاتی موضوعات پر بزبانِ انگریزی پانچ کتب تالیف کیں۔ ''ادیب'' (علی گڑھ)، ''نئی نسلیں'' (لکھنؤ)، ''دانش'' (رام پور)، ''معیار'' (میرٹھ) اور Journal of Objective Studies (نئی دہلی) کی ادارت کی وجہ سے ان کا نام تادیر زندہ رہے گا۔ زندگی کے آخری ایام میں ''حجاب'' رام پور کی ادارت میں اپنی اہلیہ سے تعاون کرتے رہے۔

(۲)

محقق، نقاد، طنز و مزاح نگار، اَدبی کالم نویس، مکتوب نگار، شاعر: مشفق خواجہ (۱۹رمئی ۱۹۳۵ء-۲۱رفروری ۲۰۰۵ء) لاہور میں پیدا ہوئے۔ ۱۹۴۸ء میں والدین کے ہمراہ کراچی منتقل ہوگئے، جہاں ۱۹۵۷ء میں جامعہ کراچی سے بی۔اے (آنرز) تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد بطور مددگار، معتمد اور علمی و اَدبی مشیر، انجمن ترقیٔ اُردو پاکستان سے وابستہ ہوگئے۔ انجمن سے خواجہ صاحب کا تعلق ۳۱ر اکتوبر ۱۹۷۳ء تک قائم رہا۔ اس دَوران وہ انجمن کے پرچوں ''اُردو'' اور ''قومی زبان'' کے مدیر بھی رہے۔

خواجہ صاحب بنیادی طور پر محقق تھے، جس کا اظہار ان تحقیقی کاوشوں سے ہوتا ہے... ''تذکرۂ خوش معرکۂ زیبا'' از سعادت حسن ناصر، جلد اوّل (۱۹۷۰ء)، جلد دوم (۱۹۷۲ء)، ''پرانے شاعر: نیا کلام'' (مطبوعہ: ''غالب'' کراچی ۷۶-۱۹۷۵ء)، ''جائزہ مخطوطاتِ اُردو''، جلد اوّل (۱۹۷۹ء)، ''اِقبال'' از مولوی احمد دین (۱۹۷۹ء)، ''غالب اور صفیر بلگرامی'' (۱۹۸۱ء)، ''تحقیق نامہ'' (۱۹۹۱ء)، ''کلیاتِ یگانہ'' (۲۰۰۳ء)، ''یادِ ایام'' روز نامچہ از خواجہ عبدالوحید (مطبوعہ: ''جریدہ'' کراچی، شمارہ ۳۳، ۲۰۰۵ء)، ''جائزہ مخطوطاتِ اُردو''، جلد دوم (غیر مطبوعہ)، جلد سوم (غیر مطبوعہ)، ''فرمانِ سلیمانی'' از سید حسن لطافت لکھنوی (غیر مطبوعہ)، ''خطوطِ یگانہ'' (غیر مطبوعہ)، ''مضامینِ یگانہ'' (غیر مطبوعہ)۔

خواجہ صاحب نے ۱۵ر نومبر ۱۹۷۰ء کو کالم نویسی شروع کی تو ان کے قارئین کا جغرافیہ بڑھتے بڑھتے پوری اُردو دُنیا تک پھیل گیا۔ ان کے سدابہار کالموں کا اندازہ ان مجموعوں سے لگایا جا سکتا ہے... ''خامہ بگوش کے قلم سے'' مرتبہ مظفر علی سیّد (۱۹۹۵ء)، ''سخن در سخن'' مرتبہ: مظفر علی سید (۲۰۰۴ء)، ''سخن ہائے ناگفتنی'' مرتبہ: مظفر علی سیّد (۲۰۰۴ء)، ''سخن ہائے گسترانہ'' مرتبہ: ڈاکٹر انور سدید (۲۰۰۷ء)، ''سن تو سہی'' مرتبہ: ڈاکٹر انور سدید + خواجہ عبدالرحمٰن طارق (۲۰۰۸ء)۔

خواجہ صاحب کے اَدَبی کالموں کے ساتھ ساتھ ان کی خطوط کی اہمیت بھی تسلیم کی جا چکی ہے۔ ان کے خطوں کے متعدد مجموعے شائع ہو چکے ہیں: ''مشفق نامے'' مرتبہ: محمد عالم مختار حق (۲۰۰۶ء)، ''خطوطِ مشفق'' مرتبہ: ڈاکٹر طیّب منیر (۲۰۰۷ء)، ''مکاتیبِ مشفق خواجہ'' مرتبہ: ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (۲۰۰۸ء)، ''مکتوباتِ مشفق خواجہ بنام مختار الدین احمد مرتبہ: ڈاکٹر سید حسن عباس'' ۲۰۱۰ء، جب کہ ڈاکٹر تحسین فراقی (''مکالمہ'' کراچی، شمارہ...)، ڈاکٹر صدیق جاوید (مطبوعہ: ''سویرا'' لاہور، مئی جون ۲۰۰۶ء)، ڈاکٹر غلام حسین ذوالفقار (مطبوعہ: ''اورینٹل کالج میگزین'' لاہور ۲۰۰۶ء)، ڈاکٹر زاہد منیر عامر (مطبوعہ: ''دبستان'' لاہور، شمارہ ۳)، حمزہ فاروقی (''مخزن''، لاہور، شمارہ...)، ڈاکٹر انور محمود خالد، ڈاکٹر اورنگ زیب عالمگیر، ڈاکٹر انور سدید، پروفیسر جعفر بلوچ، ڈاکٹر رفاقت علی شاہد کے نام خواجہ صاحب کے خطوط ترتیب و طباعت کے مختلف مراحل سے گزر رہے ہیں۔

(۳)

خواجہ عبدالرحمٰن طارق اپنے برادرِ بزرگ کے مکاتیب کی ترتیب و اشاعت میں نہایت سرگرم اور پُرجوش واقع ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی سے خواجہ مرحوم کے تاحیات خوش گوار تعلقات کے پیشِ نظر طارق صاحب نے مشفق خواجہ اور ابنِ فرید کی باہمی مراسلت کی عکسی نقول ہاشمی صاحب کو فراہم کر کے کمال اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ''مکاتیبِ مشفق خواجہ'' کی تدوین وتحشیہ کے دَوران راقم کے اشتیاق اور 'مکتوباتِ ابنِ فرید بنام رفیع الدین ہاشمی' (مشمولہ: تحقیق ۱۵) کی ترتیب کو مدّنظر رکھتے ہوئے استادِ مکرم (ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی) نے یہ ذِمّے داری مجھے سونپ دی۔

راقم، مشفق خواجہ اور ابنِ فرید کی شخصیات اور علمی و اَدَبی خدمات کا نہ صرف معترف ہے، بلکہ اس اعتراف کو تحریری صورت دینا اپنا فرض سمجھتا ہے، تاہم یہ فریضہ جتنا خوش گوار ہے، اُتنا ہی سنجیدگی، محنت اور ریاضت کا تقاضا بھی کرتا ہے۔ دونوں کی مراسلت کو ترتیب دیتے وقت راقم نے ان مطالبات کو کس حد تک پورا کیا، اس کا فیصلہ تو قارئینِ محترم ہی کر سکیں گے۔

خواجہ صاحب موصول ہونے والے خطوط اور ان کے جوابات کی عکسی نقول سمیت ایک مخصوص لفافے میں رکھتے تھے اور اس لفافے کے لیے ایک نمبر مختص کر دیا جاتا تھا؛ ابنِ فرید کے خطوط کے لیے مخصوص لفافے کا نمبر ۴۸۸ تھا۔

ابن فرید کے خطوط میں سے ابتدائی نو مکاتیب پوسٹ کارڈ پر لکھے گئے، جن میں سے آٹھ پر ''ادیب'' کا انگریزی اور ایک پر اُردو سرنامہ چھپا ہوا ہے؛ چار خط ''ادیب'' کے انگریزی میں چھپے ہوئے لیٹر ہیڈ پر؛ چار ''ادیب'' کے اُردو لیٹر ہیڈ پر، جن پر دائیں طرف ''ادیب'' اور بائیں جانب 'مدیر: ابنِ فرید' چھپا ہوا ہے۔ چار خطوں پر دائیں جانب اُردو اور بائیں طرف انگریزی میں 'نمایندہ نئی نسلیں' چھپا ہے۔ چھے مراسلات کے عکس سے اندازہ ہوتا ہے کہ تسمیہ کی مہر ثبت کر کے نیچے دونوں سمت دائیں سمت اُردو میں اور بائیں جانب انگریزی میں 'ابنِ فرید' ہاتھ سے لکھ کر اس کی عکسی نقول سے لیٹر پیڈ کا کام لیا گیا۔ ایک خط 'شعبہ عمرانیات، علی گڑھ مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ' کے لیٹر پیڈ پر لکھا گیا، جس کے نیچے بائیں جانب ابنِ فرید کے نام و پتے پر مشتمل مہر ثبت کی گئی ہے؛ جب کہ دو مکاتیب شعبہ و جامعہ مذکورہ اور 'سٹینڈرڈ کانفرنس آف پبلک انٹر پرائزز، نئی دہلی' کے مشترکہ لیٹر پیڈ پر لکھے گئے، جن پر بائیں جانب ڈائریکٹر اور ایسوسی ایٹ ڈائریکٹر کے بعد ابنِ فرید کے نام اور پتے پر مشتمل انگریزی مہر ثبت کی گئی ہے۔ ایک خط ایروگرام (aero-gramme) پر لکھا گیا ہے، جب کہ تین خطوط سادہ سفید کاغذ پر تحریر کیے گئے، تین مزید خطوط سادہ کاغذ پر لکھے گئے، تاہم ان پر ایک کے دائیں طرف اور دوسرے کے بائیں سمت ابنِ فرید کے نام و پتے پر مشتمل بڑی سے مہر ثبت کی گئی ہے اور تیسرے پر نام سے پتے پر مبنی معیاری سائز کی مہر سے کام لیا گیا ہے۔ ایک خط کے سرنامے پر انگریزی میں 'محمود مصطفیٰ صدیقی' کاٹ کر اوپر 'ابنِ فرید' کی مہر ثبت کی گئی ہے۔ ایک خط انگریزی زبان کے لیٹر پیڈ پر لکھا گیا، جس میں بائیں جانب ڈاکٹر ابنِ فرید تحریر ہے، پھر اس کے نیچے ایک افقی خط کھینچا گیا ہے، جو صفحے کے انتہائی دائیں جانب تک چلا گیا ہے، جس کے نیچے دائیں کنارے پر پتا درج ہے۔ اس کے برعکس خواجہ صاحب نے ابنِ فرید کے نام اپنے جملہ خطوط سادہ سفید کاغذ پر تحریر کیے ہیں، جو کسی قسم کے سرنامے سے بے نیاز ہے۔

دونوں کے مابین مراسلت کا آغاز کب ہوا؟... دستیاب خطوط کی روشنی میں اس کا تعین نہیں ہوسکتا۔ تاہم پوسٹ کارڈ پر تحریر کیے گئے ابنِ فرید کے پہلے دستیاب خط (۱۱/نومبر ۱۹۵۹ء) کے مندرجات سے ابتدائی خط کا تاثر ضرور ملتا ہے۔ ایک دو کو چھوڑ کر ابتدائی اٹھارہ خطوط (۱۱/نومبر ۱۹۵۹ء تا ۲۴/جون ۱۹۶۳ء) میں تعلقات کی گہرائی کا احساس نہیں ہوتا۔ مشفق خواجہ کی طرف سے ان کے جوابات دستیاب نہیں ہوئے، تاہم ابنِ فرید کے دوسرے خط مرقومہ ۱۲/مارچ ۱۹۶۰ء سے مشفق خواجہ کے جوابی خط کا علم ہوتا ہے؛ بہر طور خطوط کی نوعیت اور مندرجات سے اندازہ ہوتا ہے کہ ان کے جواب میں کوئی خاص بات نہیں لکھی گئی ہوگی، بلکہ انھی کی طرح رسمی طور پر چند سطریں لکھ دی گئی ہوں گی۔ درحقیقت ۲۷/فروری ۱۹۸۱ء کے مراسلے کو گہرے دوستانہ تعلقات کا نقطۂ آغاز قرار دیا جاسکتا ہے۔

آیندہ اوراق میں پیش کردہ خط کتابت کے ضمن میں حسب ذیل امور کا خیال رکھا گیا ہے:

۱۔ ابنِ فرید عموماً اِملے کا خیال نہیں رکھتے، مرتب نے اس کے ازالے کی کوشش کی ہے۔

۲۔ انگریزی لفظ Edition کو ابنِ فرید 'ایڈیشن' لکھتے ہیں، تاہم e کی مختصر آواز 'الف' اور 'ڈ' کے مابین 'ے' کی متحمل نہیں ہو سکتی، لہٰذا اس لفظ کو رشید حسن خاں کی تقلید میں اڈیشن کر دیا گیا ہے۔

۳۔ مورخہ ۲۶/جون ۱۹۶۲ء کے خط میں ابنِ فرید نے لفظ 'پہونچ' لکھا، جسے متداول املا (پہنچ) کے مطابق کر دیا گیا، اسی طرح لفظ 'شکر گذار' کو 'شکر گزار' میں بدل کر تصحیح کر دی گئی ہے۔

۴۔ بعض الفاظ، مثلاً 'چونکہ'، 'کیونکہ'، 'چنانچہ' کو 'چوں کہ'، 'کیوں کہ' اور 'چناں چہ' میں بدل دیا گیا ہے؛ اسی طرح لفظ 'یونیورسٹی' کو 'یونی ورسٹی'، 'فنکار' کو 'فن کار' اور 'کمزور' کو 'کم زور' کی صورت دی گئی ہے۔

۵۔ ابنِ فرید عدد ۶ کی لفظی صورت کو 'چھ' لکھتے ہیں۔ ڈاکٹر تحسین فراقی کا استدلال ہے کہ یہ لفظ نہیں، بلکہ حرف ہے، جیسے بھ، پھ، کھ وغیرہ، لہٰذا اگر عدد پانچ + ایک کو لکھنا مقصود ہو تو 'چھے' لکھنا زیادہ موزوں ہے۔ یہاں عدد ۶ کے املا میں اسی نقطۂ نظر کی پیروی کی گئی ہے۔

۶۔ مشفق خواجہ کی عبارت بالعموم جدید املائی نظام سے مطابقت رکھتی ہے، لہٰذا ان کے املا کو جوں کا توں برقرار رکھا ہے۔

۷۔ ابنِ فرید اپنے خطوں کو 'باسمِ تعالےٰ' سے شروع کرتے ہیں، جو بالعموم دائیں جانب اوپر کونے پر لکھا جاتا ہے، تاہم کبھی کبھی درمیان میں بھی تحریر کر دیتے ہیں۔ خواجہ صاحب کے خط عام طور پر 'محترمی و مکرمی' سے شروع ہوتے ہیں، لیکن ایک خط (مرقومہ: ۲۷رجنوری ۱۹۹۴ء) میں انھوں نے ابنِ فرید کو... میرے محترم... لکھ کر مخاطب کیا ہے، جو اُن کے عمومی طرزِ تخاطب سے یک سر مختلف ہے۔

۸۔ مشفق خواجہ اور ابنِ فرید کے زیرِ نظر خطوط زمانی ترتیب سے پیش کیے جا رہے ہیں۔

۹۔ خطوط کے نمبر شمار مسلسل ہیں۔

۱۰۔ مسلسل نمبر شمار کے بعد ابنِ فرید کے خطوط کے لیے...'اف'...اور مشفق خواجہ کے مکاتیب کے لیے...'م خ'...کے مخففات کے اختیار کیے گئے ہیں، ساتھ ہی ان مراسلہ نگاروں کے اپنے اپنے خط کا شمار دیا گیا ہے۔ مثال کے طور پر جہاں ں شمار کے حساب سے انیسواں اور مشفق خواجہ کا پہلا مکتوب ہے تو اس کا اندراج یوں کیا گیا ہے: ۱۹...م خ: ۱۔ اسی طرح اگر مسلسل شمار کے اعتبار سے تیسواں اور ابنِ فرید کا چوبیسواں خط ہے، اس کی نشان دہی یوں کی گئی ہے: ۳۰...اف: ۲۴۔

ایک جانب ایک اُدیب، افسانہ نگار، نقاد، ماہرِ نفسیات اور ماہرِ عمرانیات...اور دوسری طرف ایک محقق، مدوّن، نقاد، شاعر، ادبی کالم نویس اور مکتوب نگار۔ دونوں حقیقت پسند، دونوں اپنے خیالات کے اظہار میں بہت بے باک؛ مگر ایک اس حد تک کہ کبھی کبھی اس کی حدیں تنک مزاجی سے بھی جا ملیں؛ دوسرا شگفتہ مزاج، شگفتہ اسلوب... اس حد تک کہ جس کے خلاف لکھے، وہ بھی مکرر کہہ اُٹھے۔

آیئے، اُردو زبان و ادب کے دو علما کے مراسلات کے مطالعے سے قلب و ذہن کو جلا بخشیں۔

(۱...اف: ۱)

علی گڑھ...۱۱/۱۱/۱۹۵۴ء

گرامی قدر۔ سلام و نیاز

''ادیب'' اِتبادلے میں مسلسل روانہ کیا جا رہا ہے۔ گذشتہ ماہ ایک عریضے کے ذریعے آپ کو اس طرف توجہ دِلائی گئی تھی، لیکن اب تک جواب اور تبادلے میں آپ کے موٴقر جریدے کی وصول یابی سے محروم ہوں۔

نومبر کا شمارہ مزید آپ کی خدمت میں روانہ کر دیا گیا ہے، اس توقع کے ساتھ کہ آپ تبادلے کے سلسلے میں اپنے فیصلے سے مطلع فرمائیں گے۔

جواب کا شدت سے انتظار ہے۔ والسلام

ابنِ فرید

(۲...اف:۲)

علی گڑھ...۱۲/۳/۱۹۶۰ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

عنایت نامہ، عرصہ ہوا، موصول ہوا تھا۔ جواب میں تاخیر کی وجہ میری مصروفیت رہی۔ امید ہے کہ معاف فرمائیں گے۔

''درس'' [۱] کا انتقاد نمبر آپ کی خدمت میں اسی زمانے میں روانہ کر دیا تھا۔ امید ہے، موصول ہو گیا ہوگا۔

''اُردو'' [۲] کے اجرا کے لیے شکر گزار ہوں۔

اپنی خیریت سے مطلع فرمائیے۔ والسلام

ابنِ فرید

''قومی زبان'' [۳] کا تازہ شمارہ اب تک موصول نہیں ہوا ہے، کیا وجہ ہے؟ شدید انتظار ہے۔

ابنِ فرید

مکرّر: بابائے اُردو نے شبلی نمبر کے لیے اپنا مقالہ مرحمت فرمانے کا وعدہ کیا تھا۔ دو تین خطوط تب سے (دسمبر ۵۹ء) لکھ چکا ہوں، لیکن کوئی جواب نہیں آ رہا ہے۔ کیا آپ اتنی زحمت کریں گے کہ ان سے اصل صورتِ حال معلوم کر کے مطلع فرمائیں اور میرے لیے سفارش بھی کر دیں۔ ایک خط ان کو آج ہی لکھ رہا ہوں۔

ابنِ فرید

(۳...اف:۳)

علی گڑھ...۲۱/۵/۱۹۶۰ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

یکم اپریل ۶۰ء کا ''قومی زبان'' ہمیں موصول نہیں ہو سکا ہے، جس کی وجہ سے ''اُردو ادب کی تشکیلِ نو'' کا سلسلہ ناقص ہو گیا ہے۔ نوازش ہو گی، اگر مذکورہ شمارہ آپ فوری طور پر ارسال کر دیں۔ میں بھی اس سلسلے میں کچھ لکھنا چاہتا ہوں۔

کارِ لائق سے یاد فرمائیے۔

ابنِ فرید

(۴...اف:۴)

علی گڑھ...۲۰/۶/۱۹۶۰ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

یکم اپریل کا شمارہ موصول ہو گیا ہے، شکریہ۔ ''اُردو ادب کی تشکیلِ نو'' کے سلسلے میں اپنی رائے نصف کے قریب لکھ چکا ہوں، بقیہ دو ایک دن میں پوری کر کے ارسالِ خدمت کروں گا۔ مسودہ صاف کرنے کی مہلت نہیں، اس لیے اصل ہی روانہ

کروں گا۔امید ہے کہ آپ خیال نہ کریں گے۔

کاش! آپ نے اپنی فرمائش کا اظہار مئی کے مہینے میں کر دیا ہوتا تو فوراً کے فوراً ہی تکمیل ہو جاتی۔ مذکورہ میگزین میرے پاس ہے، لیکن یہاں موجود نہیں، رام پور میں ہے۔ واپسی پر آپ کا خط ملا، ورنہ ساتھ لیتا آتا اور روانہ کر دیتا۔ اب جب بھی کوئی رام پور گیا یا میرا جانا ہوا تو لیتا آؤں گا اور آپ کی خدمت میں ہدیۂ خلوص کے طور پر پیش کروں گا۔ اسے واپس کرنے کی ضرورت نہیں ہے، آپ اسے جس نوعیت سے چاہیں، استعمال کریں۔

آپ جسے زحمت سمجھتے ہیں، مَیں اسے اپنی خوش قسمتی تصور کرتا ہوں، کہ کسی نہ کسی صورت آپ کے کام آ رہا ہوں۔ ہم ایسے ہیچ مدانوں کے لیے یہ بہت بڑا اعزاز ہے، بالخصوص جب کہ آپ جیسا خواجۂ مشفق ہو!

اسی خط میں اپنی غرض کا اظہار کچھ کاروباری قسم کی بات ہو جائے گی، لیکن کیا کروں، وقت کی تنگی آڑے آ رہی ہے۔ آپ نے وعدہ فرمایا تھا کہ شبلی نمبر کے لیے بابائے اُردو سے کچھ حاصل کر کے ارسال کریں گے۔ اب موصوف آنکھ کے آپریشن سے بخیر وخوبی گزر چکے ہیں اور تقریباً دو ماہ کا عرصہ بھی ہو رہا ہے، اِس لیے آپ ان سے، خواہ مختصر ہی کچھ حاصل کر کے روانہ کر دیں تو مشکور ہوں گا۔ ان کی تحریر کے بغیر شبلی نمبر نامکمل رہے گا۔ کیا مَیں توقع کروں کہ آپ اس طرف جلد توجہ فرمائیں گے۔ مَیں یکم جولائی سے شبلی نمبر کی کتابت شروع کرا رہا ہوں، اور ان کی تحریر سرِ فہرست لانا چاہتا ہوں، اِس لیے عجلت ہے۔

دوسری جسارت اور گستاخی یہ ہے کہ مجھے ''چند ہم عصر''[۲] کے دوسرے اڈیشن کی ضرورت ہے۔ کیا اس کے حصول میں آپ میری کچھ مدد کر سکتے ہیں۔ ''برگِ گل''[۳] میں مَیں نے بابائے اُردو پر ''چند ہم عصر'' کی روشنی میں ایک مختصر مضمون لکھا تھا، دوسرا اڈیشن نہیں مل سکا تھا، اِس لیے مضمون تشنہ محسوس ہوتا ہے۔ اگر یہ اڈیشن مل جائے تو شاید مَیں اپنے مقالے کو اَور زیادہ مکمل کر سکوں۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ بابائے اُردو اور اسرار احمد صاحب[۴] کی خدمت میں میری طرف سے سلام علیک کہیے اور بابائے اُردو کی مزاج پرسی بھی میری طرف سے کر لیجیے۔ والسلام

ابنِ فرید

(۵...اف:۵)

علی گڑھ...۲۷/۶/۱۹۶۰ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

حسب الارشاد ''اُردو ادب کی تشکیلِ نو'' کے سلسلے میں اپنی رائے ارسال کر رہا ہوں۔ امید ہے کہ رسید وصول یابی سے مطلع فرمائیں گے۔

اس سے قبل ایک عریضہ روانہ کر چکا ہوں؛ امید ہے، مل گیا ہوگا۔ جواب کا منتظر ہوں۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

(۶...اف:۶)

علی گڑھ...۱۴/۷/۱۹۶۰ء

گرامی قدر۔السلام علیکم

عنایت نامہ بصارت نواز ہوا، سراپا سپاس ہوں۔

''سرسیّد: حالات و افکار'' پر تبصرہ کر دیا گیا ہے، جو جولائی ۶۰ء کے شمارے میں آ رہا ہے۔ جولائی کا شمارہ ان شاء اللہ ۹/ جولائی کو یہاں حوالۂ ڈاک کر دیا جائے گا۔

امید ہے کہ میرا ۲۱/جون کا عریضہ آپ کو مل گیا ہوگا۔ خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

(۷...اف:۷)

علی گڑھ...۲۹/۷/۱۹۶۰ء

گرامی قدر۔السلام علیکم

مضمون کی پسندیدگی کے لیے مشکور ہوں۔ اگر ہم مبتدیوں کی سعی بھی مسعود ہو تو یہ ہمارے لیے باعثِ افتخار ہے۔ بہرحال اپنی ادنیٰ خدمات کے لیے مَیں ہمیشہ حاضر ہوں۔

''چند ہم عصر'' کے دوسرے اڈیشن سے میری مراد تازہ اڈیشن تھی۔ اب تک اس کا انتظار ہے۔ اگر آپ اُردو اکیڈمی والوں کو پھر توجہ دلائیں تو مشکور ہوں گا۔ ''خدمت'' کے مواقع آتے رہیں گے، بے صبری سے کیوں کام لوں!

شبلی نمبر کے لیے مسئلہ حل ہو جائے گا۔ مولوی صاحب کا ایک خط بنام عبداللطیف اعظمی حاصل کر رہا ہوں، اسی کو شائع کر دوں گا۔ احمد اسحاق نعمانی والا خط بھی مل جائے گا۔

عبدالحق اور شبلی پر کون لکھے؟ یہاں نہ مولوی صاحب موجود ہیں اور نہ کوئی تعاون کرنے والا۔ آپ اس سلسلے میں اگر کچھ مدد کر سکتے ہوں تو وسط اگست تک مختصر سا مقالہ ارسال کرا دیں، مشکور ہوں گا۔ بہتر ہوتا کہ آپ خود لکھتے۔ یہ میری خوش نصیبی ہوگی، ورنہ پھر سیّد ہاشمی فرید آبادی صاحب[۲] کو مجبور کریں۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام

ابنِ فرید

(۸...اف:۸)

علی گڑھ...۶/۸/۱۹۶۰ء

گرامی قدر۔السلام علیکم

''قومی زبان'' کا اشتہار موصول ہوا، شبلی نمبر میں شریکِ اشاعت کیا جا رہا ہے۔ شبلی نمبر کا اشتہار بھی جلد ہی ارسال کر رہا ہوں۔ آپ کا اشتہار ایک صفحہ پر آئے گا، اسی قدر کا طالب مَیں بھی ہوں۔

''چند ہم عصر'' کا اب تک انتظار ہے، امید ہے کہ آپ توجہ فرمائیں گے۔
مطلوبہ ''علی گڑھ میگزین'' ایک عشرے کے بعد حوالۂ ڈاک کر دوں گا، مطمئن رہیں۔
امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام

ابنِ فرید

(۹...اف:۹)

علی گڑھ...۱۹۶۰/۸/۲۹ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

اپنے عریضے مورخہ ۶/اگست کے جواب کا اب تک انتظار ہے۔ ۱۶/اگست کے ''قومی زبان'' اور ''چند ہم عصر'' کا بھی! دیکھیے، کب ان سب سے شرف یاب ہوتا ہوں۔

والسلام

ابنِ فرید

(۱۰...اف:۱۰)

علی گڑھ...۱۹۶۰/۱۲/۷ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

''چند ہم عصر'' موصول ہوگئی، شکریہ۔ ''علی گڑھ میگزین'' کا موعودہ پرچہ جلد ہی ارسال کر رہا ہوں۔ ابھی تک شبلی نمبر پر آپ نے تبصرہ نہیں فرمایا، شدید انتظار ہے۔ ''اُردو'' بھی نظر نواز نہیں ہوا۔ معلوم نہیں، اس میں بابائے اُردو تبصرہ فرما رہے ہیں یا نہیں۔

''قومی زبان'' میں خبرنامہ کے تحت شائع ہونے کے لیے ایک اعلامیہ روانہ کر رہا ہوں۔ امید ہے، بحیثیت خبر شریک کر کے مشکور ہونے کا موقع دیں گے، شکریہ۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام

ابنِ فرید

(۱۱...اف:۱۱)

علی گڑھ...۱۹۶۱/۱/۲۳ء

محترمی خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

''علی گڑھ میگزین'' بذریعہ رجسٹری ارسال کی جارہی ہے [کذا]؛ رسید سے مطلع فرمائیے گا، مشکور ہوں گا۔

والسلام

ابنِ فرید

(۱۲...اف:۱۲)

علی گڑھ...۱۹۶۱/۶/۳۰ء

گرامی قدر۔السلام علیکم

مندرجہ ذیل کتابیں تبصرے کے لیے موصول ہوچکی ہیں، اِن شاءاللہ حسبِ ترتیب آئندہ اشاعتوں میں تبصرہ شائع کردیا جائے گا۔

۱۔ ''داستانِ اُردو''[۱]

۲۔''جیتا جاگتا''[۲]

۳۔''نصرتی''[۳]

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔

والسلام

ابنِ فرید

(۱۳...اف:۱۳)

علی گڑھ...۱۹۶۲/۵/۱۱ء

مدیرمحترم۔السلام علیکم

ایک عرصے کے بعد''قومی زبان''اور''اُردو'' کے نیاز حاصل ہوئے۔مَیں تو یہ سمجھ بیٹھا تھا کہ شاید آپ بھول بیٹھے،لیکن اب اندازہ ہوا کہ بابائے اُردو کی رحلت نے انجمن کے نظام کو کافی حد تک متاثر کردیا تھا۔

مَیں جلد ہی''قومی زبان'' کے بابائے اُردو نمبر پر تبصرہ کردوں گا،آپ اگر کسی اَور شمارے کی طرف خصوصی توجہ چاہتے ہوں تو مطلع کریں۔

''اُردو'' کے جو شمارے آپ نے ارسال کیے ہیں،وہ تو ۱۹۶۰ء کے ہیں۔کیا ۱۹۶۱ء میں کوئی شمارہ شائع نہیں ہوا۔اگر شائع ہوا ہو تو ضرور ارسال کریں،مشکور وممنون ہوں گا۔

امید ہے،''ادیب'' آپ کو پابندی کے ساتھ مل رہا ہوگا۔آپ جس پتے پر رسائل ارسال کررہے ہیں، برائے مہربانی اسے تبدیل کرادیں۔اس پتے کی تبدیلی کے سلسلے میں مَیں، ڈیڑھ سال ہوا،آپ کو مطلع کرچکا ہوں۔ ہمارا پتا آپ کے یہاں تبادلے کے سلسلے نمبر۵۰۹ پر درج ہے۔ہمارا موجودہ پتا درج ذیل ہے:

The Editor

Monthly Adeeb

Jamia Urdu, Aligarh[۴]

....

[۲]........

(۱۴...اف:۱۴)

علی گڑھ...۱۹۶۲/۶/۲ء

گرامی قدر۔السلام علیکم

ایک عرصے کے بعد آپ کی تحریر دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے، اس توجہ کے لیے سراپا سپاس ہوں۔امید ہے کہ آئندہ بھی یاد رکھیں گے۔عبدالحق نمبر کا بے چینی سے انتظار رہے گا۔خدا کرے، اسے آپ مرحوم کے شایانِ شان شائع کر سکیں۔کیا آپ اس سلسلے میں وہ تمام مضامین بھی استعمال کر رہے ہیں، جو ایک زمانے میں ''برگِ گل'' کے لیے جمع کیے گئے تھے؟

''قومی زبان'' کے لیے اِن شاء اللہ ضرور کچھ نہ کچھ ارسال کروں گا۔آج کل اپنی نجی پریشانیوں کی وجہ سے اس قدر پراگندہ خاطر ہوں کہ لکھنا لکھانا محال ہو گیا ہے۔

انجمن کی ''کئی اچھی کتابوں'' کی اشاعت کا مژدہ سنا کر آپ نے آتشِ شوق کو بھڑکا دیا۔اچھی کتابیں ملتی کہاں ہیں؟ اور جب ایسی کوئی خبر آتی ہے تو دل چاہتا ہے کہ ابھی اور اسی لمحے استفادے کا شرف نصیب ہو۔بہر حال تبصرہ تو ہوتا ہی ہے، لیکن زیادہ بے چینی ''ذاتی مفاد'' (مطالعے) کے سلسلے میں ہے!

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔کبھی کبھی یاد کر لیا کریں!

والسلام

ابنِ فرید

(۱۵...اف:۱۵)

علی گڑھ...۱۹۶۲/۶/۲۶ء

گرامی قدر۔السلام علیکم

عنایت نامہ اور کتابیں موصول ہوئیں، سراپا سپاس ہوں۔

اطلاعاً عرض ہے کہ کتابوں میں آپ کی مندرج فہرست کے مطابق ''فنِ شاعری'' از عزیز احمد برآمد نہیں ہوئی ہے۔اگر یہ کتاب تبصرے کے لیے ارسال نہیں کی گئی ہے تو کوئی بات نہیں ہے، لیکن اگر سہواً رہ گئی ہے تو اس کی ترسیل کے لیے توجہ فرمائیں، مشکور ہوں گا۔

ان کتابوں نے کافی سامانِ مشغولیت پیدا کر دیا ہے۔اس کے لیے میں ذاتی طور پر آپ کا مشکور ہوں۔تبصرہ اِن شاء اللہ حسبِ ترتیب ''ادیب'' میں شائع ہوتا رہے گا۔

وقار عظیم صاحب[۲] کے مدیر مقرر ہونے سے بڑی مسرت ہوئی۔اس منصب کے لیے وہی موزوں ترین شخص بھی تھے۔ اُردو میں میرے مضمون کی اطلاع میرے لیے اعزاز ہے۔اس کے لیے مشکور ہوں۔''ادیب'' __ ''اُردو'' اور ''قومی زبان'' دونوں کے تبادلے میں جاتا ہے، کیا اب ''اُردو'' کے تبادلے کا پرچہ وقار عظیم صاحب کو ارسال کیا جائے؟

مَیں نے جو کتابیں لکھی یا ترتیب دی ہیں، ان کے لیے ناشرین کو پہلے ہی ہدایت کر چکا ہوں کہ وہ تبصرے کے لیے ''اُردو'' اور ''قومی زبان'' کو ارسال کریں، اِن شاء اللہ دیر یا سویر پہنچ جائیں گی، اطمینان رکھیں۔

''قومی زبان'' کے لیے مضمون جلد ہی ارسال کروں گا۔فی الوقت مَیں ''ادیب'' کے خاص نمبر کی ترتیب میں مشغول

ہوں، اس کے بعد خدمت کا شرف ضرور حاصل کروں گا۔
امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام

ابنِ فرید

(۱۶...اف:۱۶)

علی گڑھ...۱۹۶۳/۱/۵ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

آپ تو اس طرح خاموش ہیں کہ جیسے پہلے جان پہچان ہی نہیں تھی۔ آخر اس سکوت کی مہر کب ٹوٹے گی؟
یہ خط ایک خاص ضرورت سے لکھ رہا ہوں۔ چند دِن ہوئے، دہلی سے ظفر ادیب آئے تھے۔ انھوں نے پنڈت کیفی[۲] کے سلسلے میں آپ کو متوجہ کرایا تھا۔ آپ نے شاید ان سے وعدہ بھی کیا تھا، چناں چہ بعض مضمون نگار حضرات کے لیے انھوں نے آپ کو خط لکھ کر بھیجے۔ اب ان کو نہ تو آپ کا کوئی خط ملا ہے اور نہ مضمون نگار حضرات کا۔ وہ بہت مضطرب ہیں۔ میری سفارش کے طالب ہیں۔ اگر میری سفارش میں کوئی دَم ہو تو بھائی جان! اس غریب کا کام کر دیجیے۔
''قومی زبان'' کا تازہ شمارہ دیکھنے سے اندازہ ہوا کہ شاید ''ادیب'' آپ کو نہیں مل رہا ہے، ورنہ اشاریہ میں اس کے مضامین کا حوالہ بھی ہوتا۔ اگر یہ صورتِ حال ہے تو فوراً مطلع کریں، ورنہ ہمارے بائیکاٹ کی وجہ؟
آخر یہ ''اُردو'' کا بابائے اُردو نمبر کب شائع ہوگا؟ اب تو انتظار کی بھی حد ہوگئی۔ اعلان کو بھی ایک سال ہوگیا۔
امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ والسلام

ابنِ فرید

(۱۷...اف:۱۷)

علی گڑھ...۱۹۶۳/۶/۲۴ء

گرامی قدر۔ السلام علیکم

عرصہ ہوا، جب ایک عریضہ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا اور استدعا کی تھی کہ اپنی فہرستِ کتب ارسال فرمائیں، لیکن جوابِ خط اور فہرست کتب سے اب تک محروم ہوں۔ امید ہے کہ آپ اب توجہ فرمائیں گے اور مجھے اپنے مکتبے کی مزید کتابیں خریدنے کا شرف بخشیں گے۔

والسلام
ابنِ فرید

(۱۸...اف:۱۸)

علی گڑھ...۱۹۸۱/۲/۲۷ء

محترم خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

ایک زمانے کے بعد آپ سے تخاطب کا شرف حاصل ہو رہا ہے۔ میری طرف سے [خاموشی؟] کی وجہ یہ ہے کہ مَیں نے

آپ کو دو خطوط گئے وقتوں میں لکھے تھے، لیکن ان کے جواب سے محروم رہا۔ گمان ہوتا ہے کہ وہ خطوط آپ تک پہنچے ہی نہ ہوں گے، کیوں کہ مَیں نے انجمن کے پتے پر لکھے تھے۔[۱]

تین چار دِن ہوئے، محترم ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب[۲] سے ایک میٹنگ کے دوران اِدھر اُدھر کی باتوں کا، فرصت کا، موقع مل گیا۔ باتوں باتوں میں آپ کا بھی ذکرِ خیر ہوا۔ انھوں نے دریافت کیا کہ مَیں آپ سے متعارف ہوں۔ مَیں نے کہا کہ بہت اچھی طرح، بلکہ ایک زمانے میں خاصی خط و کتابت رہی ہے۔ اس ''قطعِ تعلق'' کی وجہ انھوں نے یہی بتائی کہ میرے خطوط آپ کو نہ ملے۔

انھوں نے مجھے ہدایت کی کہ مَیں اپنے مضامین کے دونوں مجموعے آپ کو ارسال کردوں، چناں چہ وہ حاضرِ خدمت ہیں۔ امید ہے کہ رجسٹرڈ پیکٹ کی وصول یابی سے آپ مطلع فرمائیں گے۔ موصوف کی ہدایت کے مطابق عرض ہے کہ ''چہرہ پسِ چہرہ'' میں مضمون ''محمد حسن عسکری: تخاورِ مشرق'' پہلی بار اس مجموعے ہی میں شائع ہوا ہے اور یہ مجموعہ پاکستان پہلی بار آپ کے پاس پہنچ رہا ہے۔

پروفیسر مختار الدین احمد صاحب ہی کے ذریعے معلوم ہوا کہ آپ کوئی رسالہ بھی شائع کر رہے ہیں۔ وہ اس کی بے حد تعریف کر رہے تھے۔ ایک اَور صاحب، جنھوں نے یہ رسالہ اختر انصاری صاحب[۳] کے یہاں دیکھا تھا، وہ بھی اس کی غیر معمولی ستائش کر رہے تھے۔ مجھے اس کے مطالعے کے شرف کا اشتیاق ہے۔ کاش! مَیں اس کے شمارۂ اوّل سے اب تک کے شماروں سے استفادہ کر سکتا۔

پروفیسر موصوف نے مجھ سے یہ بھی فرمائش کی تھی کہ مَیں آپ کے رسالے کے لیے کوئی مضمون لکھوں۔ شاید آپ ہندوستان سے متعلق کوئی دس سالہ نمبر شائع کر رہے ہیں۔ ان کی خواہش ہے کہ مَیں بھی اس نمبر میں شرکت کروں۔ اگر مجھے اصل نوعیت کا علم ہو تو مَیں ان کے حکم کی تعمیل کو اپنی سعادت تصور کروں گا۔

میرے پاس شبلی کے منجھلے بھائی محمد مہدی حسن[۴] (مہدی افادی[۵] نہیں) کے پچاس ساٹھ خطوط کی نقل اور کچھ کی اصل موجود ہے۔ مَیں چاہتا ہوں کہ انھیں کتابی شکل میں شائع کرادوں، لیکن یہاں پبلشروں کی مجبوریاں راہ میں حائل ہو رہی ہیں۔ پروفیسر مختار الدین احمد صاحب نے فرمایا ہے کہ آپ شاید مخطوطات یا مکتوبات سے متعلق کوئی خاص شمارہ شائع کرنا چاہتے ہیں۔ ان کی فرمائش ہے کہ ان خطوط کی نقولں مَیں آپ کو ارسال کردوں، تا کہ آپ کے مذکورہ شمارے کے کام آ سکے۔ ان خطوط سے متعلق میرا ایک مضمون میرے پہلے مجموعۂ مضامین ''مَیں، ہم اور ادب'' میں ہے۔ آپ اس کا مطالعہ کر کے، ان کے بارے میں اپنی رائے سے مجھے نوازیے۔

یہ تمام باتیں اس طویل گفتگو کا خلاصہ ہیں، جو میرے اور ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کے درمیان آپ سے متعلق ہوئیں۔ شاید وہ خود بھی آپ کو لکھیں۔

امید ہے کہ آپ مع الخیر ہوں گے۔ آپ کے جواب، کتابوں کی رسید اور آپ کے رسالے کے گذشتہ شماروں کا انتظار رہے گا، شدت کے ساتھ!

والسلام

ابنِ فرید

(۱۹...م خ:۱)

کراچی...۹/۳/۱۹۸۱ء

محترمی و مکرمی، آداب

گرامی نامہ مِلا اور دونوں کتابیں بھی، اس عنایت کے لیے شکرگزار ہوں۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ مَیں آپ کو بھول جاؤں۔ معاملہ صرف اتنا ہے کہ آپ کے خط مجھے نہ ملے اور میرے آپ کو نہ ملے اور یوں سلسلۂ مراسلت عارضی طور پر منقطع ہو گیا، لیکن سلسلۂ محبت کیسے منقطع ہو سکتا ہے۔ جناب کی کتاب 'مَیں، ہم اور ادب' اس [سے] پہلے مَیں پڑھ چکا ہوں۔ یہ محترم مختارالدین احمد صاحب کی عنایت سے مِلی تھی۔ اب وہ نسخہ مَیں اپنے دوست ڈاکٹر معین الدین عقیل[۱] کو دے دوں گا اور یہ آپ کا دست خطی [نسخہ] اپنے پاس رکھوں گا۔ (عقیل صاحب بھی میری طرح آپ کی تحریروں کے عاشق ہیں۔)

''چہرہ پسِ چہرہ'' پر ابھی سرسری نظر ڈالی ہے، صفحہ بہ صفحہ مطالعہ آج سے شروع کروں گا۔ سرسری نظر میں بہت سی کام کی چیزیں نظر آئیں۔ ''اُردو ادب کی تشکیلِ جدید'' والی تحریر نے تو وہ زمانہ یاد دِلا دیا، جب آپ سے باقاعدہ خطِ کتابت رہتی تھی۔

مَیں نے ۷۳ء کے آخر میں انجمن ترقیٔ اُردو سے قطع تعلق کر لیا تھا، اِس لیے کہ یہ ملازمت وبالِ جان ہو گئی تھی۔ انجمن کے دفتر میں ہر وقت آنے جانے والوں کی وجہ سے ناک میں دَم آ گیا تھا۔ مَیں نے سوچا، اگر عمر ضائع ہی کرنی ہے تو اپنی مرضی سے کیوں نہ کروں۔ ویسے انجمن سے تعلق اب بھی ہے، یعنی اس کی مجلسِ نظما اور اشاعتی کمیٹی کا رُکن ہوں۔ انجمن سے قطع تعلق کی ایک بڑی وجہ یہ بھی تھی کہ میرے پیشِ نظر ایک تحقیقی منصوبہ تھا: ''جائزۂ مخطوطاتِ اُردو''، یعنی پاکستان میں اُردو مخطوطات کی سوانحی و کتابیاتی فہرست۔ یہ منصوبہ دس جلدوں میں مکمل ہوگا۔ ہر جلد ہزار بارہ سو صفحات کی ہوگی۔ پہلی جلد چھپ چکی ہے، دوسری چھپ رہی ہے۔ افسوس کہ اس کا کوئی نسخہ اس وقت میرے پاس نہیں ہے، ورنہ مَیں بھیجتا۔ علی گڑھ میں کئی کرم فرماؤں کے پاس ہے؛ ڈاکٹر مختارالدین احمد کے پاس بھی ہے۔ دیگر کتابیں جو شائع ہوئی ہیں، ان میں ایک تو ''ابیات'' (مجموعۂ کلام) ہے اور دوسری ''اِقبال''؛ یہ اِقبال پر پہلی اُردو کتاب ہے، جو جلا دی گئی تھی؛ احمد دین[۲] (''سرگذشتِ الفاظ' والے) کی تصنیف ہے اور مَیں نے اسے مرتب کیا۔ یہ دونوں کتابیں بھیج رہا ہوں۔ پچھلے سال خیال آیا کہ کیوں نہ ایک رسالہ جاری کیا جائے۔ ''تخلیقی ادب''[۳] کے نام سے رسالہ تو نہیں، کتابی سلسلہ جاری کر دیا۔ رسالہ اِس لیے نہیں نکالا کہ اسے مقررہ وقت پر کون نکالے۔ اب تک اس کے دو شمارے چھپ چکے ہیں۔ یہ دونوں بھی مذکورہ کتابوں کے ساتھ آج مَیں بذریعہ رجسٹرڈ پیکٹ بھیج رہا ہوں۔ اس کے لیے آپ لکھیے اور ضرور لکھیے۔ تیسرے شمارے ہی کا کام ہو رہا ہے۔ مئی میں طباعت شروع ہوگی۔ آپ اگر اپریل کے آخر تک بھی اپنا مقالہ بھجوا دیں تو شامل کر لوں گا۔ اس سے پہلے اگر بھیج سکیں تو مجھے سہولت ہوگی، اِس لیے کہ کتابت کا کام لاہور میں ہوتا ہے۔ پہلے ارادہ تھا کہ جس طرح پاکستان میں اُردو ادب پر دس مقالہ جات لکھوائے ہیں، اسی طرح ہندوستان میں اُردو ادب پر مقالے بھی لکھوائے جائیں، لیکن یہ کام یہاں بیٹھ کر نہیں ہو سکتا۔ آپ اپنی پسند کے کسی موضوع پر لکھیے۔ تیسرے اور چوتھے شمارے میں غلام عباس[۴] اور ڈاکٹر وزیر آغا[۵] کے لیے گوشے مخصوص کیے جا رہے ہیں۔ ان دونوں کے فکر و فن پر مقالات ہوں گے۔ اگر ان میں سے کسی پر آپ لکھ سکیں تو کرم ہوگا۔

یہ فرمائش اس درخواست سے الگ ہے، جو آپ کے اپنی پسند کے کسی موضوع پر لکھنے سے متعلق ہے۔

علمی و تحقیقی موضوعات سے متعلق ایک الگ رسالہ ''بازیافت'' کے نام سے شائع کر رہا ہوں۔ مکاتیب وغیرہ اس میں شامل ہوں گے۔ ''بازیافت''[۶] کا پہلا شمارہ ایک یا دو دِن میں شائع ہو جائے گا، یہ بھی بھیجوں گا۔ اس کے لیے آپ محمد مہدی کے خطوط بھیج دیجیے، مَیں انھیں شائع کر دوں گا۔

آپ کے حلقۂ اثر و ارادت میں علی گڑھ کے کون کون سے ادیب ہیں؟ اگر کچھ اچھے شاعروں اور افسانہ نگاروں کی تخلیقات آپ ''تخلیقی ادب'' کے لیے حاصل کر سکیں تو کرم بالائے کرم ہو گا۔

اس خط کے ساتھ چند اَور خطوط بھی ہیں: علی گڑھ کے چند خطوط ہیں اور چند باہر کے، آپ پوسٹ کر دیجیے۔ دیکھیے، مَیں نے ایک ساتھ کتنی زحمتیں دینے کی جسارت کی ہے۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

(۲۰...اف:۱۹)

علی گڑھ...۲۱/۳/۱۹۸۱ء

مشفق محترم۔ السلام علیکم

آپ کا پُر خلوص جذباتی خط مشامِ جاں کو معطر کر گیا اور فراموش کاری کا طویل وقفہ سمٹ کر فنا ہو گیا۔ آپ نے جن احساسات کا اظہار کیا ہے، بالکل یہی احساسات میرے تھے، جن کا مَیں نے مختار الدین احمد صاحب سے اظہار کیا تھا۔

جس دِن آپ کا خط ملا ہے، اسی صبح مَیں نے عقیل صاحب کو خط لکھا تھا اور انھیں اپنی کتابیں ارسال کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ اب جب کہ آپ نے ''مَیں، ہم اور ادَب'' کا ایک نسخہ انھیں دے دیا ہے، مَیں انھیں صرف ''چہرہ پسِ چہرہ'' ارسال کروں گا۔ ''اُردو زبان اور ادَب'' کے عنوان سے آپ ہی کی ادارت کے زمانے میں ''قومی زبان'' میں بابائے اُردو کا ایک طویل مقالہ شائع ہوا تھا، یہاں جامعہ اُردو کے ذِمہ داروں نے خواہش ظاہر کی ہے کہ اس مقالہ کو ادیب ماہر کے امتحان میں تاریخِ ادَب کے پرچے میں داخلِ نصاب کرنے کے لیے کتابی صورت میں شائع کیا جائے۔ یہ ذِمہ داری مجھ پر ڈالی گئی۔ مَیں نے جب اسے کتابی شکل دی، تو شروع میں 'پیش لفظ'، 'بابائے اُردو کے حالاتِ زندگی'، 'بابائے اُردو کا ادَبی مقام و مرتبہ' کے عنوان سے بائیس صفحات کا اضافہ کیا اور آخر میں چار ابواب کا اضافہ کیا، جو اِنشائیہ نگاری، صحافت اور مقالہ نگاری، مکتوب نگاری اور طنز و مزاح پر ہیں۔ (یہ کتاب ۱۹۶۳ء میں شائع ہوئی تھی۔) متن میں بھی کچھ مقامات پر حواشی لکھے ہیں۔ کتاب کا پہلا اڈیشن دو سال کے اندر اندر ختم ہو گیا تھا، اب نا پید ہے۔ میرے پاس بھی اس کا کوئی نسخہ نہیں تھا۔ بڑی مشکل سے ایک نسخہ ہاتھ آیا۔ مَیں یہ نسخہ آپ کی خدمت میں ارسال کر دوں گا۔ آپ اس کے جائز مستحق ہیں، البتہ آپ کے لیے مفید مطلب نہ ہو تو مجھے واپس کر دیجیے گا، تا کہ مَیں اپنے لیے ایک نسخہ کی تلاش سے بچ جاؤں۔

''مَیں، ہم اور ادَب'' اور ''چہرہ پسِ چہرہ'' دونوں کے بارے میں آپ کے تاثرات جاننے کے لیے منتظر رہوں گا۔ ''کام کی چیزوں'' کا اشارہ دے کر آپ نے میرا اشتیاق اَور زیادہ بڑھا دیا ہے۔

''ابیات''، ''اِقبال'' اور ''تخلیقی ادَب'' کی دونوں کتابیں موصول ہوئیں۔ ''ابیات'' کو ابھی ہاتھ نہیں لگایا ہے، اِن شاء اللہ جس دِن یہ خط حوالۂ ڈاک کروں گا (۲۳/ مارچ ۱۹۸۱ء)، اُسی دِن اس سے استفادہ کروں گا، کیوں اس دِن مجھے ایک ایسی ڈیوٹی دینی ہے، جو مجھے بے حد بور کرے گا [گی؟]۔ اس بوریت کا علاج اسی صورت میں ہو سکے گا کہ وقت کو کسی اچھے مصرف میں لگایا جائے۔ ''اِقبال'' کے صفحات کی صرف ہَوا لی ہے، پھر کبھی اطمینان سے پڑھوں گا، کیوں کہ یہ اقبالؒ پر دستاویز ہے۔ جو اہمیت دستاویز کی ہوتی ہے، وہی اہمیت آپ کے کام کی ہے۔ یہ کتاب اِقبالیات میں اہم ترین اضافوں میں سے ایک ہے۔ ''تخلیقی ادَب'' آپ نے کچھ اس انداز میں چھاپا ہے کہ ہندوستان میں جس نے دیکھا، وہ مرحبا پکار اٹھا۔ ۱۵/ مارچ کو یہاں آل انڈیا ریڈیو کی اُردو سروس کے سہ ماہی پروگرام ''ادَبی مجلس'' میں اس پر تبصرہ ہوا، جو سراپا تعریف تھا۔ کل جب سے یہ رسالہ ہاتھ آیا ہے، مَیں لکھنے پڑھنے کا سارا کام چھوڑ کر اس کے مطالعے میں منہمک ہو گیا ہوں۔ اسے دستاویز کہوں یا صاحبِ علم باصلاحیت مدیر کی لائقِ تحسین معیاری پیش کش؟ یہ تو ہمہ صفت ہے۔ میری طرف سے عصری ادَب میں اس گراں قدر اضافہ پر دلی مبارک باد قبول فرمایئے۔

مَیں اِن شاء اللہ جلد ہی مضمون، تصویر اور سوانحی خاکہ ارسال کروں گا، آپ اطمینان رکھیں۔ کوشش کروں گا کہ یہ سب چیزیں آپ کو اپریل کے اوائل ہی میں موصول ہو جائیں۔ مخصوص گوشوں میں سے فی الوقت مَیں صرف وزیر آغا پر لکھ سکوں گا، اُن کا مجھ پر قرض بھی ہے اور میرا فرض بھی! غلام عباس پر چاہتا تھا کہ کوئی مضمون لکھوں، لیکن میری بدقسمتی یہ ہے کہ میرے پاس اُن کے افسانوں کا کوئی بھی مجموعہ نہیں ہے۔ مَیں نے ''الفاظ'' (علی گڑھ) کے تازہ ترین شمارے میں بیدی۲ کے ایک افسانے کا تجزیہ پیش کیا ہے۔ یہ تجزیہ یہاں بے حد پسند کیا گیا ہے۔ پرچہ آپ کو روانہ کیا جا چکا ہے۔ امید ہے کہ آپ نے ملاحظہ کیا ہوا [گا]۔ اگر یہ خامہ فرسائی آپ کو پسند ہو تو غلام عباس کا کوئی افسانہ، جو آپ کو پسند ہو، غلام عباس کو پسند ہو اور آپ ''تخلیقی ادَب'' میں شریکِ اشاعت کر رہے ہوں، ارسال کیجیے؛ مَیں تجزیہ پیشِ خدمت کروں گا۔ ممکن ہے کہ تجزیے کی تکنیک میں یہ ''ایجادِ بندہ'' وہاں بھی پسند کی جائے۔ ''الفاظ'' ہی کے جنوری، فروری ۱۹۸۰ء کے شمارے میں مَیں نے خالدہ اصغر (حسین) ۳ کے ایک افسانے کا تجزیہ پیش کیا تھا، جو خود افسانہ نگار کو پسند آیا تھا۔

علی گڑھ کے جن ادیبوں کے حلقۂ اثر میں مَیں ہوں، اُن سب سے آپ کا براہِ راست ربط ہے۔ رہا یہاں کے شعبۂ اُردو کا حال تو بیان کرتے زبان لکنت کھاتی ہے۔ پھر بھی اگر کچھ قلمی تعاون حاصل کر سکا تو ضرور حاضر کروں گا۔

آپ کے مرسلہ تمام خطوط اُسی دِن سپردِ ڈاک کر دیے تھے۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کی خدمت میں ابھی حاضری نہیں ہو سکی ہے، عند الملاقات سلام کہہ دوں گا۔ چند خطوط مَیں بھی ارسال کر رہا ہوں، سپردِ ڈاک کرنے کے لیے۔ آپ آئندہ خطوط ارسال کر دیا کیجیے، مَیں پوسٹ کر دیا کروں گا۔ خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ پرسانِ حال سے سلام علیک کہیے۔

والسلام

ابنِ فرید

(۲۱...م خ:۲)

کراچی...۱۹۸۱/۴/۳ء

محترمی ومکرمی، سلام مسنون۔

گرامی نامہ مورخہ ۲۱؍مارچ کل کی ڈاک سے موصول ہوا تھا، اس عنایت کے لیے شکرگزار ہوں۔ منسلکہ خطوط میں سے ڈاکٹر وزیر آغا کے نام کا خط پوسٹ کر چکا ہوں۔ معین الدین عقیل کل شام ہی کو مل گئے تھے، ان کے نام کا خط انھیں دے دیا۔ رفیع الدین ہاشمی صاحب[۱] کا خط بھی عقیل صاحب کو دے دیا، وہ اپنے خط کے ساتھ پوسٹ کر دیں گے۔

اس عنایت کا بے حد شکریہ کہ آپ ''تخلیقی ادب'' کے لیے اپنا مقالہ جلد ارسال فرما رہے ہیں۔ مَیں منتظر رہوں گا۔ ''تخلیقی ادب'' آپ کو پسند آیا، میری محنت وصول ہوئی۔ ''مَیں، ہم اور ادب'' اور ''چہرہ پسِ چہرہ'' دونوں کتابیں پڑھ ڈالیں۔ سچی بات یہ ہے کہ مَیں نے ان سے بہت کچھ حاصل کیا۔ دوسری کتاب کے پہلے دو مضامین تو دو دو بار پڑھے۔ ان مضامین میں آپ نے اختصار کے باوجود ایک جہانِ معنی کو سمیٹ لیا ہے۔ عسکری صاحب[۲] کا مطالعہ آپ نے ایک نئے رُخ سے کیا ہے۔ آپ نے دوسروں کی طرح محض خراجِ عقیدت پیش نہیں کیا، عسکری صاحب کو سمجھنے سمجھانے کی کوشش کی ہے اور کامیاب کوشش!

ڈاکٹر وزیر آغا کے متعلق مضمون آپ ضرور لکھیے، مَیں اس کا انتظار کروں گا۔ آپ کا مضمون آ جائے گا تو آغا صاحب سے متعلق گوشہ شائع کروں گا۔ غلام عباس کے افسانوی مجموعے آپ کو بھجوا دوں گا، آپ جس افسانے کو پسند فرمائیں، اس کا تجزیہ کریں۔ مَیں افسانہ اور تجزیہ دونوں شائع کروں گا۔ خالدہ اصغر کے افسانے کا تجزیہ مَیں پڑھ چکا ہوں، یہ سلسلہ جاری رہنا چاہیے؛ بہت مفید کام ہے۔

آج کل ''بازیافت'' کی ترتیب کا کام آخری مراحل میں ہے، ایک آدھ مہینے میں رسالہ چھپ جائے گا۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

(۲۲...اف:۲۰)

علی گڑھ...۱۹۸۱/۴/۱۵ء

مشفقِ من۔ السلام علیکم

ایک خط اس سے قبل ارسال کر چکا ہوں، امید ہے کہ مل گیا ہوگا۔ اس خط کے ساتھ ہی مَیں نے دو خطوط اور بھیجے تھے، امید ہے کہ آپ نے سپردِ ڈاک کرنے کی زحمت گوارا کی ہوگی۔ آپ کے جواب کا اب بھی منتظر ہوں۔

حسبِ وعدہ مضمون ''اُردو ادب کے عمرانی مطالعہ کی ضرورت'' ارسالِ خدمت ہے، اس کے ساتھ مختصر حالاتِ زندگی اور تصویر بھی ارسالِ خدمت ہے۔ یہ مضمون مَیں نے چند سال قبل یہاں جواہر لال نہرو یونی ورسٹی کے اسکول آف لینگویجز کے سیمینار ''سوشیالوجی آف لٹریچر'' میں پڑھا تھا۔ وہاں یہ بے حد پسند کیا گیا تھا اور اب بھی غیر مطبوعہ ہے۔ حالاتِ زندگی فوری ردِ عمل کے تحت مَیں نے لکھے ہیں۔ آپ کو حسبِ ضرورت تلخیص یا تنسیخ کا حق ہے۔

کتابوں کا ایک پیکٹ ارسال کر رہا ہوں، یہ ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کو دے دیجیے گا۔ وہ بڑا پیکٹ پروفیسر رفیع الدین ہاشمی صاحب کو ارسال کر دیں گے، اس میں چھوٹی بڑی تیرہ کتابیں ہیں۔ دوسرے چھوٹے پیکٹ میں ایک کتاب ''اُردو زبان اور ادب'' تصنیف: مولوی عبدالحق ہے، جو آپ کی نذر ہے۔ امید ہے کہ آپ یہ امانت عقیل صاحب کے سپرد کر دیں گے۔ زحمت دہی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ خطوط کی رسید سے ضرور نوازیے گا، شدت سے انتظار ہے۔

والسلام

ابنِ فرید

(۲۳...اف:۲۱)

علی گڑھ...۱۹۸۱/۵/۴ء

مشفق محترم۔ السلام علیکم

آپ کا خط مورخہ ۳/ اپریل مجھے ۲۰/ اپریل کو مل گیا تھا، سراپا سپاس ہوں۔ اس سے پانچ دِن قبل مَیں نے اپنے ماموں کی معرفت ایک پیکٹ آپ کی خدمت میں ارسال کیا تھا، اس میں میرا ایک مضمون ''اُردو ادب کے عمرانی مطالعے کی ضرورت''، سوانحی خاکہ، تصویر، ''اُردو زبان اور ادب'' آپ کے لیے اور ''چہرہ پسِ چہرہ'' ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب کے لیے تھی۔ خدا کرے، یہ سب چیزیں آپ کو موصول ہو گئی ہوں۔ مَیں اب تک رسیدِ وصول یابی کا منتظر ہوں۔ امید ہے کہ آپ فوراً مطلع فرمائیں گے۔

''چہرہ پسِ چہرہ'' کے مضامین کے بارے میں آپ نے جس انداز سے اپنے تاثرات کا اظہار کیا ہے، اس سے آپ کے خلوص اور حسنِ اخلاق کی خوش بو آتی ہے، ورنہ میری تحریریں کچھ اتنی اہم نہیں ہیں۔

ڈاکٹر وزیر آغا پر اِن شاءاللہ جلد ہی لکھوں گا۔ ابھی تو اُن کی ساری تنقیدی تصنیفات کو یکجا کرنا ہے۔ مَیں صرف ان کی تنقید نگاری پر لکھنا چاہتا ہوں۔

آپ کی عنایت کا پیشگی شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپ نے غلام عباس کے افسانوی مجموعے بھجوا دیے تو مَیں تجزیہ بھی اسی محنت سے لکھوں گا، جس محنت کے ساتھ مَیں نے راجندر سنگھ بیدی کے افسانے کا تجزیہ لکھا ہے اور جو آپ کی نظر سے گذرا ہو گا۔

''بازیافت'' خدا کرے، جلد چھپ جائے، ہم لوگوں کے لیے نعمت غیر مترقبہ ہو گا۔

امید ہے کہ ''تخلیقی ادب'' کے تیسرے شمارے کی طباعت بھی شروع ہو چکی ہو گی۔

''ابیات'' مَیں نے پڑھ ڈالی ہے، اپنا تاثر پھر لکھوں گا۔

خدا کرے، آپ حضرات مع الخیر ہوں۔

والسلام

ابنِ فرید

(۲۴...م خ:۳)

کراچی...۱۹۸۱/۶/۳ء

محترمی ومکرمی، سلام مسنون

عقیل صاحب کے ذریعے آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۴ رمئی آج ہی ملا ہے، یعنی پورے ایک ماہ بعد۔ اس سے پہلے آپ کے ماموں صاحب تشریف لائے تھے؛ ان سے آپ کا مضمون، تصویر، سوانحی خاکہ، ''اُردو زبان وادَب'' میرے لیے اور ''چہرہ پسِ چہرہ'' عقیل صاحب کے لیے ملی تھی۔ مَیں نے ان چیزوں کی رسید میں دوسرے ہی دِن خط لکھا تھا۔ افسوس کہ میرا خط آپ کو نہیں ملا۔ مَیں جواب کے سلسلے میں بہت محتاط ہوں اور پھر آپ نے تو اتنی ڈھیر ساری عنایات کی تھیں، آپ کو کیسے خط نہ لکھتا۔ بہر حال، معذرت خواہ ہوں کہ آپ کو میرا خط نہیں ملا۔ آپ کے ماموں صاحب نے رفیع الدین ہاشمی صاحب کے نام کا پیکٹ مجھے نہیں دِیا تھا۔

مَیں نے لکھا تھا کہ غلام عباس صاحب کی کتابیں مَیں حاصل کر رہا ہوں۔ یہ کتابیں عام طور پر بازار میں نہیں ملتیں۔ بیش تر کتابیں خود عباس صاحب نے چھاپی ہیں۔۔ ان سے تقاضا کر رہا ہوں، اب انھوں نے اسی ہفتے کا وعدہ کیا ہے۔ جو بھی کتابیں ملیں گی، ارسالِ خدمت کروں گا۔ غلام عباس سے متعلق سیکشن میں آپ کا تجزیہ ہر صورت میں شامل ہونا چاہیے۔ اس زحمت کے لیے آپ ابھی سے ذہنی طور پر تیار ہو جائیے۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

(۲۵...اف:۲۲)

علی گڑھ...۱۹۸۱/۷/۹ء

محترم مشفق خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

آپ کی مرسلہ کتاب ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کے تین نسخے بذریعہ ڈاک موصول ہوئے۔ ایک نسخہ نورالحسن نقوی صاحبِ کو پہنچا دیا ہے اور دوسرا لائبریری میں جمع کر دیا ہے، اس کی رسید ارسال ہے۔ میری طرف سے ان عنایتِ خاص کے لیے شکریہ قبول فرمایئے۔ غالبیات میں یہ کتاب غیر معمولی علمی اضافہ ہے۔ میری طرف سے مبارک باد قبول فرمایئے۔

''نئی نسلیں'' کا تازہ شمارہ ارسالِ خدمت ہے، امید ہے کہ اس کے لیے آپ کچھ عنایت کریں گے۔ اس رسالے سے میرا تعلق صرف ''خدمتِ خلق'' والا ہے۔ میرا نام ترتیب میں ضرور تار کھا گیا ہے۔ اب جو نام رکھا گیا ہے تو کچھ اخلاقی ذِمہ داری بھی آپڑی ہے۔

''بازیافت'' کا شدت سے انتظار ہے۔

آپ نے لکھا تھا کہ غلام عباس کے افسانوں کے مجموعے آپ مجھے ارسال کر دیں گے، مَیں اب تک منتظر ہوں، تا کہ اپنے وعدے کی پاسداری کر سکوں۔ اگر آپ کو زحمت ہو تو یہ کام عقیل صاحب کے سپرد کر دیجیے۔

آپ نے میرے پچھلے خط کا جواب نہیں دیا۔ دوسرا خط عقیل صاحب کو دے دیں۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

(۲۶...م خ:۴)

کراچی...۱۲/۷/۱۹۸۱ء

محترمی و مکرمی، سلامِ مسنون

جون کے آخری ہفتے میں ایک رجسٹرڈ پیکٹ بھیجا تھا، جس میں میری کتاب ''غالب اور صفیر بلگرامی'' کے تین نسخے تھے۔ ایک آپ کے لیے، ایک ڈاکٹر نورالحسن نقوی کے لیے اور ایک مسلم یونی ورسٹی لائبریری کے لیے۔ جون کے پہلے ہفتے میں ایک خط بھی لکھا تھا۔ امید ہے، ملا ہوگا۔ آج اس خط کے ساتھ ایک اَور پیکٹ روانہ کر رہا ہوں۔ اس میں غلام عباس کی مندرجہ ذیل کتابیں ہیں: (۱) ''آنندی''، (۲) ''دھنک''، (۳) ''جاڑے کی چاندنی''، (۴) ''کن رس''، (۵) ''جزیرۂ سخنوراں''۔ (''کن رس'' کا فوٹو اسٹیٹ ہے، کیوں کہ اصل کتاب نہیں ملتی۔ باقی کتابیں بھی بڑی مشکل سے ملی ہیں۔) اب آپ از راہِ کرم غلام عباس کے کسی افسانے کا تجزیہ تحریر فرما دیں۔ 'کتبہ'، 'سمجھوتہ' اور 'آنندی' پر بالترتیب انتظار حسین[۱]، عصمت چغتائی[۲] اور محمد حسن عسکری لکھ چکے ہیں، ان افسانوں پر آپ نہ لکھیں۔ اگر آپ 'اوور کوٹ' پر لکھ سکیں تو بہتر ہوگا۔ ''تخلیقی ادب'' کے زیرِ ترتیب شمارے میں غلام عباس کے بہترین افسانے تجزیاتی مضامین کے ساتھ شامل ہوں گے۔ تین تو وہی ہیں، جن پر مضامین لکھے جا چکے ہیں؛ چوتھا وہ ہے، جس پر آپ سے لکھنے کی فرمائش کی ہے، باقی دو 'حمام میں' اور 'سرخ گلاب' ہیں۔ اگر آپ 'اوور کوٹ' پر لکھنا پسند نہ کریں تو پھر 'حمام میں' یا 'سرخ گلاب' پر لکھیے، لیکن اس کی اطلاع مجھے واپسی ڈاک دے دیجیے، تاکہ جس افسانے پر آپ لکھیں، اس پر کسی اَور سے نہ لکھواؤں۔ مجھے امید ہے کہ آپ حسبِ وعدہ جلد از جلد مضمون ارسال فرمائیں گے۔ غلام عباس پر آج تک کوئی ڈھنگ کا کام نہیں ہوا۔ مَیں چاہتا ہوں کہ ''تخلیقی ادب'' کا سیکشن ہر اعتبار سے ان کے شایانِ شان ہو اور یہ آپ کے تعاون کے بغیر ممکن نہیں ہے۔

آپ کے خط کا مَیں بے تابی سے انتظار کروں گا۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

(۲۷...اف:۲۳)

علی گڑھ...۱۹/۷/۱۹۸۱ء

محترم مشفق خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

اس سے قبل دو خطوط لکھ چکا ہوں، امید ہے کہ ملے ہوں گے۔ معلوم ہوتا ہے کہ آپ ضرورت سے زیادہ مصروف ہیں، خط کا جواب نہ پانے سے کچھ ایسا ہی اندازہ ہو رہا ہے۔

حاملِ رقعہ ہذا میرے شاگرد خلیق احمد خاں صاحب ہیں۔ یہ آپ ہی کے محلے میں ایک مہینے تک قیام کریں گے۔ ان کی واپسی پر اگر غلام عباس کے افسانوں کے مجموعے ان کے ساتھ بھیج دیں تو اچھا ہو۔

''بازیافت'' کس مرحلے میں ہے؟

ڈاکٹر عقیل صاحب سے سلام علیک کہیے۔ خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔

والسلام

ابنِ فرید

(۲۸...م خ:۵)

کراچی...۲۳/۷/۱۹۸۱ء

محترمی ومکرمی، سلام مسنون

پرسوں آپ کا گرامی نامہ ملا، کل ''نئی نسلیں'' کا ایک شمارہ ملا، ان عنایات کے لیے ممنون ہوں۔ اس سے پہلے اس ماہ کی ۱۴ کو مَیں کتابوں کا ایک پیکٹ آپ کے نام ارسال کر چکا ہوں، اس میں غلام عباس کی تمام تصانیف ہیں اور ایک کتاب جناب اسلوب احمد انصاری صاحب[۱] کے لیے ہے، ازراہِ کرم آپ ان کی خدمت میں پیش کر دیجیے۔ چند روز ہوئے، مَیں نے آپ کو ایک خط بھی لکھا ہے، جو بھوپال سے پوسٹ کیا جائے گا۔ اس خط میں مَیں نے عرض کیا تھا کہ آپ جس افسانے کا تجزیہ تحریر فرمائیں گے، اس کے عنوان سے فوری طور پر مطلع فرمائیں [تا] کہ مَیں اس افسانے کا تجزیہ کسی اَور سے نہ لکھواؤں۔ تجزیے کے لیے چھ افسانے انتخاب کیے گئے ہیں: (۱) کتبہ، (۲) سمجھوتہ، (۳) آنندی، (۴) حمام میں، (۵) اوور کوٹ، (۶) سرخ گلاب۔ اوّل الذکر تین پر انتظار حسین، عصمت چغتائی اور محمد [حسن] عسکری کے مضامین موجود ہیں، باقی تین میں سے کسی ایک کا انتخاب کر لیجیے اور واپسی ڈاک مجھے اطلاع دیجیے۔ افسانوں کا انتخاب خود غلام عباس کے مشورے سے کیا گیا ہے۔

باقی دو افسانوں میں سے کسی ایک اَور کا تجزیہ اگر علی گڑھ ہی کے کوئی اہلِ قلم لکھ سکیں تو اچھا ہے۔ اگر آپ کی نظر میں کوئی صاحب ہوں تو میری طرف سے ان سے درخواست کیجیے۔ اسلوب احمد انصاری صاحب سے مَیں نے عرض کیا ہے کہ وہ غلام عباس کے فن کا جائزہ لیں۔ آپ سے ملاقات ہو تو یاد دہانی کرا دیجیے گا۔ آپ اپنا مضمون جس قدر جلد ارسال فرما سکیں، کرم ہوگا۔ ''نئی نسلیں'' مجھے پسند آیا، مَیں اس کے لیے ضرور لکھوں گا۔ بس ذرا یہ ''تخلیقی ادب'' کا شمارہ چھپ جانے دیجیے۔ عبدالمغنی صاحب[۲] کا پتا کیا ہے؟

معین الدین [عقیل] صاحب کو آپ کا خط پہنچا دیا ہے، وہ خیریت سے ہیں۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

یہ خط کل لکھا تھا، ڈاک خانے بھیجا تو ڈاک (رجسٹری) کا وقت نکل چکا تھا۔ آج جمعہ ہے، ان شاء اللہ کل پوسٹ کروں گا۔ اس دوران میں ''نئی نسلیں'' کا شمارہ مل گیا، اس کا اداریہ پڑھا۔ آپ نے خوب کھری کھری سنائی ہیں۔ یہی صورتِ حال یہاں نہیں [کذا]۔ عقیل صاحب سے کہوں گا کہ اسے ''جسارت'' میں شائع کریں۔[۳]

مشفق خواجہ

۲۴-۷-[۱۹]۸۱ء

(۲۹...م خ:۶)

کراچی...۱۴/۸/۱۹۸۱ء

محترمی ومکرمی، سلام مسنون

چند روز ہوئے، آپ کے ایک شاگرد آپ کا گرامی نامہ مورخہ ۱۹ر جولائی لے کر آئے تھے۔ اس میں آپ نے تحریر فرمایا

کہ آپ کے دوخطوں کے جواب مجھ پر واجب ہیں۔صورتِ حال یہ ہے کہ مَیں آپ کو متعدد خطوط لکھ چکا ہوں۔۲۵ر جولائی کو ایک رجسٹر لفافہ بھیجا تھا، جس میں آپ کے نام اور چند دیگر کرم فرماؤں کے نام خط تھے اور گزارش کی تھی کہ یہ خطوط پوسٹ کر دیجیے۔اس سے چند روز قبل مَیں نے ایک رجسٹرڈ پیکٹ بھیجا تھا، جس میں غلام عباس کی تصانیف تھیں اور ایک کتاب (اندلس...!) محترم اسلوب احمد انصاری صاحب کے لیے تھی۔ کیا یہ چیزیں آپ کو مل گئی تھیں؟ مجھے آپ کے خط کا انتظار ہے۔اِس لیے کہ مَیں یہ جاننا چاہتا ہوں کہ آپ غلام عباس کے کس افسانے کا تجزیہ کر رہے ہیں۔ یہ جاننا اِس لیے ضروری ہے کہ مَیں چند دوسرے افسانوں پر دیگر اہلِ قلم سے لکھوانا چاہتا ہوں۔ جب تک آپ کا موضوع معلوم نہ ہو جائے، مَیں کسی اَور سے نہیں کہہ سکتا۔ازرہِ کرم جلد توجہ فرمائیے، بلکہ جواب میں مضمون بھیج دیجیے تو کرم ہوگا۔

جناب اسلوب احمد انصاری سے بھی مَیں نے گزارش کی ہے کہ وہ غلام عباس کی افسانہ نگاری پر مضمون لکھ دیں۔اگر انھیں غلام عباس کی کتابوں کی ضرورت ہو تو اپنی کتابیں انھیں استفادے کے لیے پیش کر دیجیے۔

آج کل ڈاک میں خاصی گڑبڑ ہو رہی ہے۔ ممکن ہے، مذکورہ خط لکھنے کے بعد آپ کو میرے خطوط اور کتابیں مِل گئی ہوں اور میرا یہ خط آپ تک پہنچنے سے پہلے آپ جواب لکھ چکے ہوں۔

''بازیافت'' کی اشاعت میں تاخیر ہو رہی ہے۔سبب یہ ہے کہ کاتب صاحب نے بعض مضامین میں اتنی زیادہ غلطیاں کی ہیں کہ اب انھیں دوبارہ لکھوایا جا رہا ہے۔مشکل یہ ہے کہ مَیں یہاں ہوں اور کتابت کا کام لاہور میں ہوتا ہے۔فی الحال میری ساری توجہ ''تخلیقی ادب'' پر ہے۔چاہتا ہوں، یہ جلد از جلد شائع ہو جائے۔[۲]

عقیل صاحب خیریت سے ہیں، ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ وہ مقتدرہ قومی زبان [اسلام آباد] کے ''اخبارِ اُردو'' کے اعزازی ایڈیٹر مقرر ہو گئے ہیں۔ یہ اخبار انھوں نے آپ کو بھیجا ہے۔امید ہے، مِلا ہوگا۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

(۳۰...اف:۲۴)

علی گڑھ...۲۰/۸/۱۹۸۱ء

محترم خواجہ صاحب۔السلام علیکم

آپ کے تینوں خطوط موصول ہوئے، لیکن رجسٹری خط پہلے، اس کے [کذا] قبل دوسرا خط اور سب سے آخر میں پہلا خط! مَیں آپ کو فوراً جواب دیتا، لیکن کل صبح میرا لڑکا اپنی اعلیٰ تعلیم کے لیے کناڈا روانہ ہو رہا ہے، فی امان اللہ! اسی وجہ سے پورا گھر غیر معمولی طور پر مصروف رہا اور ہم لوگوں کو بالکل فرصت نہ ملی۔ وہ ایک ہفتہ اِن شاء اللہ کراچی میں بھی قیام کرے گا۔اسی کے ذریعے یہ خطوط روانہ کر رہا ہوں کہ وہ وہاں بذریعہ ڈاک آپ کی خدمت میں ارسال کر دے۔

یہ حسنِ اتفاق ہی ہے! مَیں نے بھی ''اوور کوٹ'' ہی کو اپنے لیے تجزیے کے لیے منتخب کیا ہے۔دوسرے دو افسانوں کا تجزیہ آپ کسی اَور سے کرا لیں۔

''غالب اور صفیر بلگرامی'' مَیں نے متعلقہ حضرات کو پیکٹ ملتے ہی پہنچا دی تھی۔اسلوب صاحب کو بھی ''تاریخِ اندلس''

پہنچادی ہے۔ رجسٹری خط میں آپ نے جن حضرات کے نام خطوط بھیجے تھے، وہ بھی یا تو دستی پہنچا دیے ہیں یا ڈاک سے ارسال کر دیے ہیں۔ صرف دو خطوط نہیں پہنچا سکا ہوں۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی صاحب[۲] ڈھائی ماہ کے لیے افریقہ گئے ہوئے ہیں۔ سید محمد امین صاحب بھی آج کل علی گڑھ میں نہیں ہیں، شاید اب آجائیں تو ان کو پہنچادوں گا۔

تجزیہ مَیں اِن شاء اللہ ۲۲/اگست کے بعد لکھوں گا اور فوراً بذریعہ رجسٹری ارسال کر دوں گا۔ آپ کی کتابوں پر بھی ''دائرے''[۳] اور ''نئی نسلیں'' میں تبصرہ کر دوں گا، اِن شاء اللہ۔

''نئی نسلیں'' کی پسندیدگی کے لیے بہت بہت شکریہ۔ مجھے یقین ہے کہ زیرِ طبع شمارے کا بھی اداریہ آپ پسند فرمائیں گے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب نے کسی خط کا جواب نہیں دیا، کیا بات ہے؟

یہ خط بہت عجلت میں لکھ رہا ہوں، باقی جو باتیں یاد آئیں گی، وہ اِن شاء اللہ [آئندہ] خط میں لکھوں گا۔

''نئی نسلیں'' کا اشتہار ارسال کر رہا ہوں، اگر ممکن ہو تو ''تخلیقی ادب'' کے تیسرے شمارے میں شائع کر دیں۔ ''تخلیقی ادب'' کا اشتہار ارسال فرما دیں، تا کہ ''نئی نسلیں'' میں شائع کیا جا سکے۔

خدا کرے، آپ حضرات مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

(۳۱...م خ:۷)

کراچی...۱۹۸۱/۹/۳ء

محترمی و مکرمی، سلامِ مسنون

کئی خط لکھ چکا ہوں، غلام عباس کی تمام کتابیں ڈاک سے بھیج چکا ہوں، لیکن آپ کی طرف سے کوئی جواب نہیں آیا۔ مَیں نے عرض کیا تھا کہ آپ جس افسانے کا تجزیہ کر رہے ہیں، اس کا عنوان بتا دیجیے، تا کہ دیگر اہلِ قلم کو باقی افسانوں کے تجزیے کے لیے کہہ سکوں ____ لیکن اب اس کا وقت نہیں رہا۔ اب تو آپ پہلی فرصت میں تجزیہ (مقالہ) ارسال فرمایئے۔ مَیں آپ کے جواب کا بے تابی سے انتظار کروں گا۔ حسبِ معمول زحمت دے رہا ہوں۔ چند خط منسلک ہیں، ایک تو پروفیسر اسلوب احمد انصاری کے لیے؛ باقی پوسٹ کر دیجیے۔ رفعت نواز اور محمود شکیل کے خط ایک ہی لفافے میں، رفعت نواز کے پتے پر پوسٹ کر دیجیے۔ پتے خطوں پر لکھے ہیں، زحمت دہی کے لیے معذرت خواہ ہوں۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

(۳۲...م خ:۸)

کراچی...۱۹۸۱/۹/۱۰ء

محترمی و مکرمی، سلامِ مسنون

خدا جانے، آپ کو کتنے خط لکھ چکا ہوں۔ عین عالمِ انتظار میں ابھی کچھ دیر پہلے آپ کا گرامی نامہ ملا تو یہ جان کر خوشی ہوئی

کہ کتابوں کا پیکٹ اور میرے خطوط آپ کو مل چکے ہیں، ورنہ مَیں تو سمجھ رہا تھا کہ ساری محنت ڈاک کی گڑبڑ کی نذر ہوگئی۔ مَیں اِس لیے پریشان تھا کہ باقی دو افسانوں پر مضامین لکھوانے تھے اور یہ معلوم نہیں ہو رہا تھا کہ آپ کس افسانے پر لکھ رہے ہیں____ آپ نے مژدہ سنایا ہے کہ ۲۲راگست سے آپ مضمون کی طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔اب تک تو یقیناً لکھا جا چکا ہوگا۔ ازرہِ کرم جلد از جلد ارسال فرمائیے۔آپ کی دعا سے اور آپ کے مضمون کی شمولیت سے غلام عباس سے متعلق سیکشن بہت اچھا ہو جائے گا۔

محترم اسلوب احمد انصاری صاحب نے بھی مضمون بھیجنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ازرہِ کرم انھیں بھی یاد دہانی کرا دیجیے۔وہ بھی اگر جلد توجہ فرمائیں تو کرم ہوگا۔

''نئی نسلیں'' کا اشتہار ''تخلیقی ادب'' میں شامل کر رہا ہوں۔معین الدین عقیل صاحب خیریت سے ہوں! معلوم نہیں، کیوں انھوں نے آپ کو خط نہیں لکھا۔معلوم کروں گا۔

یہ جان کر مسرت ہوئی کہ آپ کے فرزند اعلیٰ تعلیم کے لیے کینیڈا تشریف لے گئے ہیں۔خدا انھیں اپنے مقصد میں کامیاب و کامران کرے، آمین۔

آپ کی صحت و سلامتی کے لیے دعا گو ہوں۔

خیر اندیش
مشفق خواجہ

(۳۳...اف:۲۵)

علی گڑھ...۱۹۸۱/۹/۲۸ء

خواجہ مشفق۔السلام علیکم

ناراضگی [کذا] برحق، گستاخی معذوری مجبوری! لیکن بعد از خرابیِ بسیار 'اووَر کوٹ' کا تجزیہ بعنوان: اووَر کوٹ کے نیچے____ ارسالِ خدمت ہے۔پسند آئے تو یہ میری قدر افزائی ہوگی۔آپ میری تحریر کو اتنی اہمیت دیتے ہیں کہ خود مجھے اپنے آپ پر رشک آنے لگا ہے____ ہم کہاں کے دانا تھے!

اسلوب احمد انصاری صاحب خود میرے پاس تشریف لائے تھے۔اُن کی خواہش کے مطابق مَیں نے 'آنندی' (افسانوں کا مجموعہ) ان کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔وہ مضمون کی تیاری کر رہے ہیں۔آپ کے حسب الحکم مَیں انھیں یاد دہانی کرادوں گا، اِن شاء اللہ۔

آپ کے مرسلہ تمام خطوط مَیں نے سپردِ ڈاک کر دیے ہیں۔خدا کرے، مکتوب الیہم تک بخیر و عافیت / بہ حفاظت پہنچ جائیں۔

''نئی نسلیں'' کے اشتہار کے لیے شکریہ۔مَیں نے ''تخلیقی ادب'' کا اشتہار بھی ''نئی نسلیں'' کے تازہ شمارہ میں دے دیا ہے اور آئندہ بھی دیتا رہوں گا۔

آپ نے ایک بار ڈاکٹر عبدالمغنی صاحب کا پتا دریافت کیا تھا، مَیں لکھنا بھول گیا، اب لکھ رہا ہوں:

Dr. Abdul Moghni, Warsi Kunj, Alamganj, Patna-800007

رجسٹری کی وصول یابی کی رسید سے اور تجزیے کے بارے میں اپنی رائے سے ضرور مطلع کیجیے گا۔ عقیل صاحب سے سلام علیک کہیے گا۔

چند خطوط اَور ارسال خدمت ہیں، انھیں بذریعہ ڈاک ارسال کر دیجیے گا، شکریہ! والسلام

ابنِ فرید

(۳۴...م خ:۹)

کراچی...۱۹۸۱/۱۰/۱ء

محترمی ومکرمی، سلامِ مسنون

آپ کا گرامی نامہ ملا تھا، جواب بھیجا تھا؛ امید ہے، ملا ہو گا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ ۲۲/اگست سے آپ غلام عباس پر مضمون لکھنا شروع کریں گے۔ معاملہ کہاں تک پہنچا ہے؟ آپ کے اور پروفیسر اسلوب احمد انصاری کے مقالوں کا شدید انتظار ہے، باقی سارا پرچہ مکمل ہو چکا ہے۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

(۳۵...م خ:۱۰)

کراچی...۱۹۸۱/۱۰/۳۱ء

محترمی ومکرمی، سلامِ مسنون

چند روز قبل آپ کا مقالہ مل گیا تھا، اُسی وقت موصولی کا اطلاع کا خط لکھ دیا تھا۔ میرے ایک دوست بمبئی جا رہے تھے، انھوں نے وہاں سے پوسٹ کیا ہو گا۔ امید ہے، ملا ہو گا۔ ایک مرتبہ پھر مضمون کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ افسانوں کے متعلق تجزیاتی مضامین کا سلسلہ آپ ہی سے منسوب ہو گیا ہے۔ یہ مضمون بھی بہت عمدہ ہے۔ کیا ہی اچھا ہو کہ اُردو کے بارہ چودہ بہترین افسانوں کے تجزیے لکھ کر آپ ایک کتاب شائع کرا دیں۔ فکشن کی تنقید لوگ ہمارے ہاں کم ہی لکھتے ہیں کہ اس پر محنت زیادہ کرنی پڑتی ہے۔ یہ مضامین لکھ کر آپ اُردو کے دوسرے نقادوں کی طرف سے کفارہ ادا کر سکتے ہیں۔ مَیں اسے اپنی خوش قسمتی سمجھوں گا، اگر آپ ''تخلیقی ادب'' کے ہر شمارے میں کسی افسانے کا تجزیہ کر دیں۔ افسانے کا انتخاب بھی آپ ہی کریں گے۔

آپ نے جو خطوط بھیجے تھے، وہ اسی وقت پوسٹ کر دیے تھے۔ اسلوب احمد انصاری صاحب کا مضمون ابھی تک نہیں ملا۔ ملاقات ہو تو یاد دہانی کرا دیجیے گا۔ ویسے مَیں انھیں الگ خط بھی لکھ رہا ہوں۔ عقیل صاحب خیریت سے ہیں، سلام لکھواتے ہیں۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

(۲۶...اف:۲۶)

علی گڑھ...۱۲/۱۱/۱۹۸۱ء

خواجۂ مشفق! السلام علیکم

آپ کے عازمِ بمبئی دوست نے یا تو خط سپردِ ڈاک نہیں کیا یا ڈاک کی نذر ہو گیا۔ اس خط کے نہ ملنے کی وجہ سے مَیں خود ورطۂ حیرت میں تھا کہ جن حضرات کو مَیں نے آپ کی معرفت خطوط ارسال کیے تھے، ان کے جوابات تو آ رہے تھے، لیکن آپ کی طرف سے ''صدائے برنہ خواست''! مَیں آپ کو دل کی بھڑاس نکالنے والا شکایتی خط لکھنے ہی والا تھا کہ آپ کا دوسرا خط انصاراللہ صاحب کی معرفت موصول ہو گیا اور مَیں نے غلط فہمی کی غبار آلود فضا سے نجات حاصل کی، فالحمدللہ!

غلام عباس کے افسانے کا تجزیہ آپ نے پسند فرمایا، یہ میری خوش نصیبی ہے۔ میرا حال یہ ہے کہ جب لکھنے بیٹھتا ہوں تو خاصی خوش فہمی میں مبتلا ہو جاتا ہوں، لیکن جب مسوّدہ صاف کر چکتا ہوں تو عجب وسوسے میں گرفتار ہو جاتا ہوں ___ خدا معلوم، مَیں نے کوئی کام کی بات بھی لکھی ہے یا محض صفحات کالے کیے ہیں؟ ___ آپ نے اتنی تعریف کی ہے کہ میرا نفس موٹا ہو گیا ہے۔

بھائی! مَیں اُردو والوں کے کس کس گناہ کا کفارہ ادا کرتا رہوں گا؟ یہ قوم تو بے سوادی کی مریض ہے۔ یہ خدا سے چاہتی ہے کہ اس کا کام دوسرے کرتے رہیں۔

آپ کا مشورہ بہت معقول ہے۔ مَیں خود بھی یہی سوچنے لگا ہوں کہ چند افسانوں کا تجزیہ کر کے ایک مجموعہ تیار کر لیا جائے، لیکن پھر یہ خیال آیا کہ یہ کس کی توجہ حاصل کر سکے گا؟ اب آپ نے جو یہ مشورہ دیا ہے تو یقیناً ان تجزیوں میں کوئی خاص بات ہو گی۔ اب تک مَیں مندرجہ ذیل افسانوں کے تجزیے لکھ چکا ہوں:

۱۔'پرندہ' (خالدہ حسین)، ۲۔'چشمہ بدُور' (راجیندر سنگھ بیدی)، ۳۔'وہ جو کھوئے گئے' (انتظار حسین)، ۴۔'اوور کوٹ' (غلام عباس)۔

کلاسیکی یا پچھلے افسانوں میں سے 'کفن' (پریم چند)، 'پھندنے' (منٹو)، 'زندگی کے موڑ پر' (کرشن چندر) یا ان کا کوئی اُور افسانہ، 'پت جھڑ' (قرۃ العین حیدر) یا ان کا کوئی اُور افسانہ، 'چائے کی پیالی' (محمد حسن عسکری) کے افسانے کا تجزیہ کرنے کا ارادہ ہے۔ اس انتخاب میں کچھ آپ کا مشورہ بھی شامل ہونا چاہیے۔ اگر میرے تجزیے شائع کرنا آپ کی خوش قسمتی ہو گی تو ''تخلیقی ادب'' میں اپنی تحریریں شائع کرانا میری بھی خوش قسمتی ہو گی۔

ان تجزیوں کے شائع ہونے کی نوعیت کیا ہو؟ کیا آپ ''تخلیقی ادب'' میں صرف تجزیہ شائع کریں گے یا اس کے ساتھ افسانہ بھی شائع کریں گے؟ پرانے افسانوں کے تجزیے ایک ایک کر کے شائع کرنا چاہتے ہیں یا دو تین افسانوں کے تجزیے ایک ساتھ شائع کرنا پسند کریں گے؟ تجزیے صرف پرانے افسانوں کے ہوں یا کوئی نیا افسانہ بھی انتخاب کیا جائے؟ مَیں نے یہ استفسار زیادہ چھپنے کی ہوس میں نہیں کیے ہیں، بلکہ آپ کے سامنے بلا شرط پیش کیے ہیں، تا کہ آپ آئندہ شمارہ کے لیے اپنا منصوبہ خود، آزادی کے ساتھ، بنا سکیں۔

اسلوب احمد انصاری صاحب نے اپنا مضمون ۳۰ ستمبر کو سادہ ڈاک سے ارسال کر دیا تھا۔ مَیں نے جب اس خطرے کا

اظہار کیا کہ رجسٹری نہ ہونے کی وجہ سے کہیں گم نہ ہو جائے تو انھوں نے فرمایا کہ اگر مضمون انھیں نہ ملے تو میں دوبارہ ارسال کردوں گا۔ اگر مضمون اب تک نہ ملا ہو تو انھیں مطلع کر دیجیے گا۔

وزیر آغا صاحب نے مجھے متعدد خطوط میں لکھا کہ آپ ''تخلیقی ادب'' کے تیسرے شمارے میں ان پر بھی گوشہ شائع کر رہے ہیں اور آپ کو میرے مضمون کا شدت سے انتظار ہے، لیکن آپ نے تو مجھے لکھا تھا کہ آپ ان پر گوشہ چوتھے شمارے میں شائع کریں گے اور میرے مضمون کے بغیر شائع نہ کریں گے۔ معاملہ چوں کہ دو نادیدہ کرم فرماؤں کا ہے، اِس لیے اصل صورت حال سے آگاہی چاہتا ہوں۔

حیدر صفت صاحب کلکتہ میں اُردو کے ریسرچ اسکالر ہیں، وہ ن م راشد[۴] اور میرا جی[۵] کی شاعری پر اپنا تحقیقی مقالہ تیار کر رہے ہیں۔ وہ میرے حوالہ سے آپ کو خط لکھیں گے۔ اگر آپ اس کام کے سلسلہ میں ان کی کچھ مدد کرسکیں تو کرم ہوگا۔

جس طرح سگرٹ کی بھیک مانگتے ہوئے شرم نہیں محسوس ہوتی، اسی طرح مجھ جیسے ''بے حیا'' کو کتاب کی بھیک مانگتے شرم نہیں آتی، حالاں کہ میرے شاگرد خلیق احمد خاں کے ذریعے ''ناخن کا قرض'' اور ''مضامینِ پریم چند'' ارسال فرما کر آپ یہ دان کر چکے ہیں۔ سائل کو جس دروازے سے آس لگ جاتی ہے، وہ اس پر بار بار صدا لگاتا ہے۔ پس اے سخی داتا، مشفق خواجہ! تیرا بھلا ہو! تیرے شہر والوں نے بڑے شیرین و ملیح توشے تیار کر رکھے ہیں، ان تک رسائی چاہتا ہوں۔

۱۔ ''نشانات''... محمد علی صدیقی[۶]

۲۔ ''قصہ نئی شاعری کا''... احمد ہمدانی[۷]

۳۔ ''نظرات''... وقار احمد رضوی[۸]

کیا ان کتابوں کے مطالعے کا شرف آپ کی معرفت حاصل کرسکتا ہوں؟ اگر فراہم کرا سکیں تو عین نوازش ہوگی۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔

والسلام

ابنِ فرید

دوسرا خط عقیل صاحب تک پہنچوا دیں۔ تیسرا خط نظیر صدیقی صاحب[۹] کو ارسال کر دیجیے گا۔ شکریہ۔

(۳۷... اف: ۲۷)

علی گڑھ... ۷/۱۲/۱۹۸۱ء

خواجہ مشفق۔ السلام علیکم

آپ کے خط مورخہ ۳۱ر اکتوبر کا جواب ۱۲ر نومبر کو ارسال کر چکا ہوں، توقع تو یہی ہے کہ آپ کو موصول ہو چکا ہوگا، لیکن اس کی تصدیق اب تک اس وجہ سے نہیں ہو سکی کہ آپ کا خط مجھے اب تک نہیں ملا۔

مَیں نے آپ سے تین کتابوں کا تقاضا کیا تھا۔ (۱) ''نشانات'' از محمد علی صدیقی، (۲) ''قصہ نئی شاعری کا'' اور (۳) ''نظرات'' از وقار احمد رضوی۔ مَیں ان کتابوں کا بھی اب تک منتظر ہوں۔ کیا ان کتابوں کا بھیجنا آپ کے لیے ممکن ہو سکے گا؟ یہ کتابیں کراچی کی ہیں اور آپ ہی کے حلقۂ احباب کی ہیں، اِس لیے آپ سے تقاضا کیا ہے۔ امید ہے کہ اس گستاخی کو آپ نظر انداز کر دیں گے۔

آپ کے خطوط جب قاصد کے ستم کا شکار ہو جاتے ہیں تو شدید کوفت ہوتی ہے۔ اگر یہ خطوط آپ ڈاک سے بھیجتے ہیں تو براہِ راست مجھے بھیج دیا کریں، اِن شاءاللہ آپ کے مکتوب علیہم [الیہم ؟] کو شکایت نہ ہوگی۔

ڈاکٹر عقیل صاحب کو بھی مَیں نے اسی زمانہ میں ایک خط ارسال کیا تھا، اس کے جواب کا بھی منتظر ہوں۔ خدا کرے، وہ مع الخیر ہوں۔ ان سے میرا اسلام کہیے گا۔ ''اخبارِ اُردو'' کا پانچواں شمارہ مجھے موصول ہو چکا ہے۔

''تخلیقی ادَب'' کی تیسری کتاب ابھی اَور کب تک انتظار کرائے گی؟

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

(۳۸...اف:۲۸)

علی گڑھ...۱/۱/۱۹۸۲ء

خواجہ مشفق۔ السلام علیکم

مَیں ۲۴/دسمبر ۱۹۸۱ء کو غالب سیمینار میں شرکت کے لیے دہلی چلا گیا تھا، ۲۸/دسمبر کو واپس ہوا اور میرے گھر پہنچنے کے چند گھنٹے قبل آپ کا رجسٹری لفافہ موصول ہوا۔

آپ نے اچھا کیا کہ غلام عباس کے [کذا] پورا شمارہ وقف کر دیا۔ وہ اس کے حق دار بھی تھے۔ ان کو اب تک نظر انداز کیا جاتا رہا، یہ ان کے ساتھ زیادتی تھی۔

یہ خبر ہمارے لیے بڑی خوش آیند ہے کہ آپ ''تخلیقی ادَب'' کو سہ ماہی کر رہے ہیں۔ اس سلیقے اور معیار کے پرچے کو یقیناً جلد جلد منظرِ عام پر آتے رہنا چاہیے۔ مَیں اِن شاءاللہ اپنا وعدہ پابندی سے پورا کرتا رہوں گا۔ ''تخلیقی ادَب'' نے جس سرعت کے ساتھ اپنا مقام بنایا ہے اور جس قدر سنجیدگی اور توازن کے ساتھ عصری ادَب کے تقاضوں کو پورا کیا ہے، وہ اُردو ادَبی صحافت کی تاریخ میں یادگار بن گیا ہے۔ مَیں اس کے دوام کے لیے دعا گو ہوں۔

وزیر آغا صاحب پر لکھنا مجھ پر ان کا حق ہے، لیکن میرے لیے عجلت میں لکھنا ممکن نہ ہوگا۔ غلام عباس پر لکھنے کے لیے مجھے پورے ڈھائی مہینے صرف کرنے پڑے۔ کم از کم اتنا ہی عرصہ مجھے وزیر آغا پر لکھنے کے لیے چاہیے۔ اِس لیے مَیں نہیں چاہتا کہ میری وجہ سے آپ عصری ادَب کی اشاعت میں تاخیر کریں۔ اب مَیں پھر کبھی اطمینان سے لکھوں گا، اِن شاءاللہ۔

''نئی نسلیں'' کے پیشِ نظر شمارے میں مَیں نے اشاروں میں بات نہیں کی ہے۔ اس اداریے کو گذشتہ اداریے سے ملا کر پڑھیے تو وضاحت خود بخود ہو جائے گی۔

آپ کے مرسلہ تمام خطوط مَیں نے مکتوب الیہم کے گھروں پر پہنچا دیے ہیں۔ راشد آذر صاحب کا خط ڈاک سے بھیج دیا ہے۔

آپ کی کرم فرمائی کا شکریہ۔ مجھے تینوں کتابوں کا انتظار رہے گا۔ اگر ممکن ہو تو اس کے ساتھ خواجہ منظور حسین کی کتاب ''تحریک جدو جہاد بطورِ موضوعِ سخن'' (مطبوعہ: نیشنل بک فاؤنڈیشن) بھی ارسال فرما دیں۔ یہ کتاب مجھے اب تک موصول نہیں ہوئی ہے۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

(۳۹...م خ:۱۱)

کراچی...۱۹۸۲/۳/۷ء

محترمی ومکرمی، سلام مسنون

بہت دِنوں سے آپ کا کوئی خط نہیں آیا۔ اس دَوران میں آپ کو جو کتابیں مَیں نے بھیجی تھیں؛ امید ہے، مل گئی ہوں گی۔ آپ کو یہ جان کر خوشی ہوگی کہ مَیں نے آپ کی یونی ورسٹی کی مولانا آزاد لائبریری میں پاکستانی مطبوعات کا شعبہ قائم کرایا ہے اور اس کے لیے تحفتہً کتابیں بھیجنے کی ذِمے داری قبول کی ہے۔ ایک پیکٹ آج ہی آپ کے نام پوسٹ کیا ہے۔ ازرہِ کرم یہ کتابیں مذکورہ لائبریری کو بھجوا دیجیے۔

''تخلیقی ادب'' تیار ہے، لیکن بعض انتظامی دُشواریوں کی وجہ سے طباعت شروع نہیں ہو سکی۔ اس فکر میں ہوں کہ یہ جلد شائع ہو جائے۔

میرے لائق کوئی خدمت!

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

(۴۰...اف:۲۹)

علی گڑھ...۱۹۸۲/۳/۲۷ء

محترم خواجہ مشفق۔ السلام علیکم

آپ کا خط مورخہ ۷ مارچ ۱۹۸۲ء، مجھے ۲۲/ مارچ ۱۹۸۲ء کو پروفیسر اسلوب صاحب کی معرفت ارسال [موصول؟] ہوا۔ اس سے قبل یکم جنوری ۱۹۸۲ء کے آس پاس مَیں آپ کو ایک خط لکھ چکا ہوں، شاید آپ کو نہیں ملا۔

مَیں جنوری ہی کے تیسرے ہفتے سے دل کے مرض Angina میں مبتلا ہو گیا ہوں۔ شدید تکلیف اور اس کے بعد کم زوری نے بالکل معذور رکھا، چناں چہ مارچ کے پہلے ہفتہ تک رخصت پر رہا۔ اب بہتر ہوں، البتہ مرض اور کم زوری ابھی تک باقی ہے۔ علالت کے اسی عرصے میں آپ کا پہلا پیکٹ موصول ہوا، جس میں چھے کتابیں میرے لیے تھیں اور چار کتابیں اسلوب صاحب کے لیے۔ موصوف کو مَیں نے اپنے شاگرد کے ذریعے کتابیں بھجوا دی تھیں۔ بعد میں اس کی تصدیق بھی ہو گئی کہ کتابیں ان کو مل گئی ہیں۔ ابھی چند دِن ہوئے، یونی ورسٹی لائبریری کے لیے بھی چھ کتابوں کا پیکٹ آپ کی طرف سے موصول ہوا تھا، جو مَیں نے وہاں داخل کر دی ہیں اور اس کی رسید مجھے مل گئی ہے۔ وہ آپ کو بھی براہِ راست رسید ارسال کر دیں گے۔

آپ کی مرسلہ کتابوں کا بہت بہت شکریہ۔ مَیں چاہتا تھا کہ محمد علی صدیقی صاحب اور عتیق احمد صاحب کو براہِ راست شکریے کا خط لکھوں، لیکن آج کل اپنی صحت کی وجہ سے معذور ہوں۔ اس دوران تو ایسی کیفیت رہی کہ چند سطریں لکھنے کے ساتھ ہی تکلیف شروع ہو جاتی تھی۔ میری طرف سے ان دونوں حضرات سے معذرت کر دیجیے گا اور صرف زبانی شکریہ ادا کر دیجیے گا۔

بھائی! ان کتابوں کے ساتھ دو کتابیں برآمد نہیں ہوئیں: (۱) ''تحریک جدوجہاد بہ طور موضوعِ سخن'' از خواجہ منظور حسین،

(۲) ''قصہ نئی شاعری کا'' از احمد ہمدانی۔ اگر دستیاب ہوتو (۳) ''ادب اور سماجی عمل'' از اے بی اشرف۲ بھی ارسال فرمادیں۔
میرے ماموں بھارت آرہے ہیں۔ اگر ہوسکے تو یہ کتابیں انھیں کے ذریعے ارسال کردیں۔
''تخلیقی ادب'' کے لیے ہم بے چینی سے منتظر ہیں۔ مجھے تو جب لائبریری کی کتابوں کا پیکٹ موصول [ہوا] تو مَیں خوشی سے بے قرار ہوگیا۔ جلدی جلدی پیکٹ کھولا کہ تیسرے اور چوتھے شمارہ کا دیدار کروں، مگر واحسرتا کہ اس محمل میں وہی لیلیٰ نہ تھی۔ بھائی! اب تو خدا کے لیے صبر کا امتحان ختم کرائیے۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ عقیل صاحب سے سلام علیک کہیے۔ ان کو بھی خط لکھتا، لیکن اب ہمت نہیں ہے۔

مگر ـــــ اچانک ایک اور بات یاد آگئی، اسے تو بہر حال اب لکھنا ہی ہوگا۔

مَیں چاہتا ہوں کہ آئندہ محمد حسن عسکری مرحوم کے افسانے کا تجزیہ کرڈالوں، لیکن میرے پاس ان کا کوئی مجموعہ نہیں ہے۔ اس کے بغیر کام نہ ہوسکے گا۔ مجھے یقین ہے کہ ان کے دونوں مجموعے (ا) ''جزیرے'' اور (۲) ''قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے'' وہاں دستیاب ہوں گے۔ یہاں تو دیکھنے کو نہیں ملتے۔ اگر کتابیں دستیاب نہ ہوں تو ان کے زیراکس ہی بھجوادیجیے۔ زیراکس اس طرح کرائیے کہ پہلے صفحے سے آخری صفحے تک کوئی صفحہ چھوڑا نہ جائے، خواہ سرورق ہی کیوں نہ ہو۔ امید ہے کہ آپ اس طرف فوری توجہ فرمائیں گے، تاکہ مَیں آئندہ کے لیے تیاری کرسکوں۔

اچھا، اب اجازت! والسلام

ابنِ فرید

(۴۱...اف:۳۰)

علی گڑھ...۲۸/۷/۱۹۸۲ء

محترم خواجہ مشفق۔ السلام علیکم

ایک عریضہ اپنی شدید علالت کے زمانے میں ارسال کرچکا ہوں، جواب سے اب تک محروم ہوں۔ محترم پروفیسر آرزو صاحب سے آپ کی خیریت معلوم ہوئی۔

''تخلیقی ادب'' شمارہ ۳، ۴ کے انتظار میں آنکھیں پتھرا گئی ہیں، اب کیا انتظار ہے؟ کب تک شائع ہوں گے؟ خدا کرے، کوئی خاص اڑچن نہ ہو۔

آپ کی توجہ اور عنایات کا شکریہ کن الفاظ میں ادا کروں کہ اہلِ قلم آپ کے حوالے سے اپنی تصنیفات عطا کرتے رہتے ہیں۔

مَیں جنوری ۱۹۸۲ء سے عارضۂ قلب میں گرفتار ہوں۔ اپریل سے داہنی آنکھ کے پردے میں پیچیدگی پیدا ہوگئی، جس سے بصارت کو خطرہ پیدا ہوگیا تھا۔ اب قدرے افاقہ ہے، لیکن معمول کے مطابق کام کرنے سے اب بھی معذور ہوں۔

ایک خط محمد علی صدیقی صاحب کو شکریے کا لکھا ہے۔ مجھے ان کا پتا نہیں معلوم ہے، اِس لیے آپ ہی کو ارسال کررہا ہوں۔ کتاب بھی آپ ہی کی معرفت آئی تھی۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

پسِ تحریر: میری اہلیہ کراچی آرہی ہیں، وہاں ان کا قیام شاید ۱۵/اگست تک رہے۔ وہاں وہ میرے بھائی کے یہاں قیام کریں گی۔ ان کا پتا حسبِ ذیل ہے:

احمدی خاتون، معرفت سعید مصطفیٰ صدیقی صاحب

۴۰۸بی، بلاک نمبر ۱۳، گلستان۔ فیڈرل بی ایریا، کراچی ۳۸

(۴۲...اف:۳۱)

علی گڑھ...۲۳/۱۱/۱۹۸۲ء

محترم مشفق خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

ابھی چند دِن ہوئے، ریڈیو سے یہ خبر سن کر بے حد صدمہ ہوا کہ غلام عباس صاحب کا انتقال ہو گیا۔ معلوم نہیں، یہ خبر اُردو دُنیا کے لیے اہم تھی یا نہیں، لیکن مجھے ایسا ضرور محسوس ہوا کہ ایک بڑا فن کار ہمارے درمیان سے اٹھ گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ انھیں اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے، آمین۔ اگر آپ کے لیے ممکن ہو تو ان کے اعزّہ سے میری طرف سے تعزیت کر لیجیے گا۔

آپ نے تو ایک عرصے سے خط لکھنا ہی بند کر دیا ہے۔ مَیں نے دو تین خطوط روانہ کیے، لیکن مجھے ایک کا بھی جواب نہ ملا۔ کیا بات ہے؟ کہیں کچھ میری طرف سے تو گستاخی نہیں ہو گئی ہے؟

''تخلیقی ادب'' ۳، ۴ کس مرحلہ میں ہیں؟

مَیں نے آپ سے محمد حسن عسکری کے افسانوں کے دونوں مجموعوں (''جزیرے'' اور ''قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے'') کے لیے گزارش کی تھی، ان کے بارے میں بھی آپ نے کوئی جواب نہ دیا۔

اب سوچتا ہوں کہ آپ کو کس طرح مناؤں؟

ڈاکٹر مختار الدین احمد آرزو صاحب سے دو چار بار آپ کا ذکر ہوا، وہ آپ کے بے حد معترف ہیں۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ والسلام

ابنِ فرید

(۴۳...اف:۳۲)

علی گڑھ...۱۰/۲/۱۹۸۳ء

خواجۂ مشفق۔ السلام علیکم

آپ لاکھ بے اعتنا ہوں، مَیں تو آپ کو یاد کرتا رہوں گا۔

عزیزم شہاب الدین ثاقب صاحب آپ کی خدمت میں حاضر ہو رہے ہیں، امید ہے کہ ان سے مل کر آپ خوش ہوں گے۔ ان کی تحقیق کا موضوع ''انجمن ترقی اُردو'' ہے۔ اس سلسلے میں آپ سے زیادہ مناسب رہنما کون ہو گا کہ ان کی دست گیری کرے۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آپ سے اور آپ کے ذریعہ خاطر خواہ استفادہ کریں گے۔

ڈاکٹر معین الدین عقیل صاحب سے اور دوسرے حضرات سے بھی ملاقات کرا دیجیے گا۔

''نئی نسلیں'' کا وہ شمارہ تو آپ تک پہنچ ہی گیا ہوگا، جس میں مَیں نے آپ کی کتاب ''غالب اور صفیر بلگرامی'' پر تبصرہ کیا ہے۔ احتیاطاً ایک کاپی اَور بھجوا رہا ہوں۔ اگر فاضل ہو تو پروفیسر عتیق احمد صاحب کو دے دیجیے گا۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ تمام کرم فرماؤں سے سلام علیک کہیے۔ والسلام

ابنِ فرید

(۴۴...م خ:۱۲)

کراچی...۱۹۸۳/۳/۳ء

محترمی و مکرمی، سلامِ مسنون

آپ کے بھی خط آتے رہے اور مَیں بھی خط لکھتا رہا۔ جب کوئی آنے جانے والا ملتا تھا، مَیں اسے آپ کے لیے خط ضرور دیتا تھا۔ افسوس کہ ان لوگوں نے یہ خط آپ تک نہیں پہنچائے۔ چند روز ہوئے، شہاب الدین ثاقب صاحب تشریف لائے تھے، انھوں نے آپ کا خط دیا، یاد دہانی کے لیے ممنون ہوں۔

ایک مرتبہ آپ کے ماموں جان تشریف لائے تھے۔ وہ ڈاکٹر معین الدین عقیل کے لیے کچھ کتابیں دے گئے تھے۔

مَیں ادھر بہت مصروف رہا۔ ''تخلیقی ادَب'' کے دو شمارے مکمل کیے، جو اِن شاءاللہ اگلے مہینے شائع ہو جائیں گے۔ ایک شمارہ ''بازیافت'' کا بھی تیار ہو چکا ہے، اسے بعد میں چھاپوں گا۔

امید ہے، آپ کی صحت اب اچھی ہوگی۔

آپ کا خیر اندیش

مشفق خواجہ

(۴۵...اف:۳۴)

علی گڑھ...۱۹۸۳/۱۰/۱۳ء

محترم خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

کل ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب کے پاس دو تین گھنٹے کی حاضری رہی، آپ کا بھی ذکرِ خیر رہا۔ آپ نے اپنے ۳/ مارچ ۱۹۸۳ء کے خط میں تحریر فرمایا تھا کہ ''تخلیقی ادَب'' کے دو شمارے آئندہ ماہ شائع ہو جائیں گے۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب آپ سے اپریل میں ملے تھے، ان سے شاید آپ نے کہا تھا کہ مذکورہ شمارے دو تین مہینے میں شائع ہو جائیں گے۔ کل جب آپ کا ذکر ہونے لگا تو ان کو فکر ہوئی کہ آپ کی خاموشی اور ''تخلیقی ادَب'' اور ''بازیافت'' کی طباعت و اشاعت میں تاخیر کی وجہ خدانخواستہ آپ کی ناسازیِ طبع یا مصروفیت و مسائل تو نہیں ہیں۔ ان کی فکرمندی نے مجھے بھی فکرمند کر دیا، جس کا اظہار اس خط کی ترسیل ہے۔ خدا کرے، آپ بخیر ہوں۔ اپنے حالات سے مطلع کیجیے گا۔

میری صحت اس درمیان بہت خراب رہی۔ شروع جولائی سے انجائنا کے شدید درد میں مبتلا ہو گیا۔ تین چار دِن قبل طبیعت کچھ بہتر ہوئی ہے۔ کم زوری بہت زیادہ ہے، اس دوران لکھنے پڑھنے سے بھی معذور رہا۔

دعاے خیر میں یاد رکھیے۔ والسلام

ابنِ فرید

مکرر: اس سے قبل ایک خط ۴ر اگست ۱۹۸۳ء کو بھی لکھ چکا ہوں، امید ہے کہ موصول ہو گیا ہوگا۔

(۴۶...م خ:۱۳)

کراچی...۱۷ر۱ر۱۹۸۴ء

محترمی و مکرمی، سلامِ مسنون

بے حد شرمندہ ہوں کہ ایک عرصے کے بعد حاضر خدمت ہو رہا ہوں۔ ۱۹۸۳ء میرے لیے گردشوں کا سال تھا۔ قریبی عزیزوں کی اموات اور شادیوں کے سلسلے میں کئی مرتبہ لاہور جانا پڑا، کوئی کام معمول کے مطابق نہ ہو سکا، اسی وجہ سے "تخلیقی ادب" کی اشاعت میں تاخیر ہوتی رہی۔ دو پرچے، جو پریس میں تھے، ان میں سے صرف ایک شائع ہو سکا؛ دوسرا اِن شاء اللہ جلد شائع ہوگا کہ اب کام معمول کے مطابق ہو رہا ہے۔

آپ کی ناسازیِ طبیعت کا سن کر تشویش ہوئی۔ خدا کرے، آپ اب تک پوری طرح صحت یاب ہو چکے ہوں۔ میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ مَیں نے "تخلیقی ادب" کے دو شماروں میں تمام مضامینِ نظم و نثر تقسیم کر دیے تھے، یہ خیال کیے بغیر کہ کیا چیز [شمارہ] نمبر ۳ میں ہونی چاہیے اور کیا چیز [شمارہ] نمبر ۴ میں۔ آپ کا مضمون نمبر ۴ میں ہے اور دوسرا مضمون غلام عباس نمبر میں ہوگا، جو ترتیب کے آخری مراحل میں ہے۔

آپ کے نام ایک رجسٹری پیکٹ بھیجا ہے، اس میں "تخلیقی ادب" کے پانچ شمارے ہیں: ایک آپ کے لیے اور باقی چار اِن حضرات کے لیے: (۱) اسلوب احمد انصاری صاحب، (۲) ڈاکٹر نور الحسن نقوی صاحب، (۳) ڈاکٹر وحید اختر صاحب۲، (۴) علی جواد زیدی صاحب۳۔

زیدی صاحب کا پتا یہ ہے:

6/3 Dalibagh Colony,
Luckhnow-226001

آپ کو یہ پرچہ پوسٹ کرنے میں جو زحمت ہوگی، اس کے لیے معذرت خواہ ہوں۔ تمام پرچوں پر متعلقہ حضرات کے نام لکھ دیے ہیں۔

آپ کے مفصل خط کا انتظار رہے گا۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

(۴۷...اف:۳۴)

علی گڑھ...۲ر۲ر۱۹۸۴ء

محترم خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا مرسلہ پانچ نسخوں کا پیکٹ پہلے موصول ہوا اور خط ڈاکٹر نقوی صاحب کی معرفت بعد میں! سارے گلے تمام ہوئے! ان سانحات کے سلسلے میں میری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ پر، آپ کے متعلقین پر کرم فرمائے۔ مَیں ان سانحات کی شدت کو محسوس کر رہا ہوں، کیوں کہ اگست سے اب تک ایسے ہی رنج مجھے بھی اٹھانے پڑ رہے ہیں۔ الا بذکر اللہ

تطمئن القلوب! صحت ان افتادوں سے خاصی متاثر ہوئی ہے، لیکن زندہ ہوں، اِس لیے اللہ تعالیٰ کا شکر گزار ہوں۔

''تخلیقِ ادب'' ۳ کے شمارے مقامی حضرات کو پہنچا دیے ہیں۔ علی جواد زیدی صاحب کو شمارہ ان کی خواہش کے مطابق ارسال کروں گا، اس میں کچھ وقت لگے گا۔ امید ہے کہ آپ خیال نہ کریں گے۔ ایسی زحمتیں سر آنکھوں پر!

صحت چوں کہ معمول پر نہیں ہے، اِس لیے پرچہ تھوڑا تھوڑا پڑھ رہا ہوں۔ بس آخری رائے پر اٹھا رکھتا ہوں۔ فی الوقت جتنا کچھ پڑھا ہے، اس کی بنیاد پر آپ کا قصیدہ لکھوں تو بھی حق ادا نہ ہوگا۔ مَیں ہی کیا، جس کسی نے دیکھا، بے محابا تعریف کی۔ ایک صاحب تو میرا پرچہ ہی اٹھا لے گئے ہیں؛ دیکھیے، کب واپس کرتے ہیں۔ مَیں فی الوقت زیدی صاحب کے پرچے کا مطالعہ کر رہا ہوں۔

اس شمارے میں بعض چیزیں پہلے، دوسرے رسائل میں شائع ہو چکی ہیں۔ دکھ ہوا کہ لوگ پکی روشنائی کا اتنے دِن بھی انتظار نہ کر سکتے تھے!

''نئی نسلیں''، علی گڑھ کے مدیر انجم نعیم صاحب[۱] کو شکایت ہے کہ وہ آپ کو اپنا پرچہ برابر ارسال کر رہے ہیں، لیکن آپ کی طرف سے مکمل خاموشی ہے۔ اب انھوں نے مجھ سے تقاضا کیا ہے کہ مَیں بیچ میں واسطہ بنوں۔ کیا آپ ان کی شکایت رفع کرنے کی طرف توجہ فرمائیں گے؟

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔

والسلام

ابنِ فرید

(۴۸...اف:۳۵)

جدہ...۱۹۸۵/۹/۲۶ء

محترم مشفق خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

محترم شاہد نعیم کی معرفت آپ کی مرسلہ کتاب ''بزمِ خوش نفساں''[۱] موصول ہوئی، اس کرم وعنایت کا بہت بہت شکریہ!

شاہد احمد دہلوی صاحب مرحوم سے میرا ربط بہت مختصر، لیکن بہت مخلصانہ رہا۔ یہ ان کی زندگی کا آخری دَور تھا۔ جوش نمبر کی تیاری کے سلسلے میں انھیں میرا خیال بھی آ گیا۔ ان کی فرمائش پر مَیں نے جوش پر مضمون بھی لکھا اور چند مضامین فراہم بھی کیے۔ پھر چند برسوں میں وہ خود اس دُنیا سے رخصت ہو گئے۔ ''گنجینۂ گوہر'' انھوں نے خود عطا کی تھی۔ اب ''بزمِ خوش نفساں'' عنایت کر کے آپ نے ان کے خاکوں کا سیٹ مکمل کرا دیا۔ اس مجموعے کے ساتھ شاہد صاحب اور آپ کے تعلق کے علاوہ ڈاکٹر جالبی صاحب[۲] کا متعلق ہونا یہاں اُردو کے لیے اجنبی ماحول میں بہت سی یادوں کو تازہ کر گیا۔ آپ تینوں کے لیے دل سے دعائیں نکلیں اور آپ کے خلوص کا بار بار ذکر کرتا رہا۔

''تخلیقِ ادب'' کا آئندہ شمارہ کب شائع ہو رہا ہے؟ شاہد نعیم صاحب کہہ رہے تھے کہ شاید شائع ہونے والا ہے۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ پُرسانِ حال سے سلام علیک کہیے۔

والسلام

ابنِ فرید

(۴۹...م خ:۱۴)

کراچی...۲۰/۲/۱۹۹۰ء

محترمی و مکرمی، سلامِ مسنون

اس کی خوشی ہے کہ آپ سے دو ملاقاتیں ہو گئیں؛ اس کا افسوس ہے کہ مزید ملاقاتوں کی خوشی سے محروم رہا۔ ارادہ تھا کہ ایک دِن غریب خانے پر زحمت دیتا، مگر فلک نا ہنجار کو منظور نہ ہوا۔ کرفیو کا سلسلہ اب تک جاری ہے۔ دعا فرمایئے کہ ہمیں اس بدامنی اور خلفشار سے نجات ملے۔

آپ کی کتابیں ڈاک سے بھیجوں گا، بشرطے کہ ڈاک کا نظام بحال ہو۔ یہ خط ایک ہندوستانی مسافر کے ہاتھ بھیج رہا ہوں، جو اسے دہلی سے پوسٹ کریں گے۔ منسلکہ دو خط اکبر علی خان اور اظہر عنایتی صاحب کے لیے ہیں۔ آپ کو زحمت تو ہو گی، ازراہِ کرم ان تک پہنچا دیجیے۔

خدا کرے، آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

''غالب'' کے دو شمارے آپ ساتھ لے گئے ہوں گے ___ اس رسالے کے لیے کچھ عنایت فرمایئے۔

(۵۰...اف:۳۶)

رام پور...۲۵/۴/۱۹۹۰ء

محترم گرامی قدر۔ السلام علیکم

آپ کے کرم نامے مورخہ ۲۰ر فروری کا جواب ضرور تاخیر سے دے رہا ہوں، لیکن دونوں حضرات (اکبر علی خاں صاحب اور اظہر عنایتی صاحب) کو خطوط تیسرے چوتھے دِن جا کر دستی پہنچا دیے تھے۔ اکبر علی خاں صاحب شاید آپ کو خط لکھ بھی چکے ہوں۔

کراچی کے حالات واقعی بڑے افسوس ناک ہیں۔ تین مہینے ہونے کو آ رہے ہیں، لیکن اب تک وہاں کے لوگوں کے خون کا جوش ٹھنڈا نہیں پڑا ہے۔ اللہ سبحانہٗ تعالیٰ انھیں نیکی کی ہدایت دے۔

آپ نے فرمائش کر دی اور میرے ذہن پر نقش ہو گیا۔ جیسے ہی مَیں علامہ شبلی کے منجھلے بھائی محمد مہدی حسن کے مکاتیب کا مسودہ ہاتھ میں لوں گا تو پہلا مضمون ''غالب'' کے لیے ہی ارسال کروں گا، ان شاء اللہ! اس کتاب کے لیے مجھے دو مضامین لکھنے ہیں: ''انیسویں صدی کے آخر کا لندن: محمد مہدی حسن کی نظر میں'' ___ ''شبلی کا تعارف: لندن کے علمی حلقوں میں''۔ کتاب شائع ہوتے ہی ایک نسخہ آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

خدا کرے، کتابیں ارسال کرنے کے لیے ہی کراچی پُرامن ہو جائے۔ یہ تو لالچ والی دعا ہے۔ کتابیں اگر آپ ڈاک سے ارسال کریں تو surface mail سے کریں۔ ہوائی ڈاک سے خرچ بہت زیادہ ہو گا۔

خدا کرے، آپ مع الخیر ہوں۔ پرسانِ حال سے سلام علیک کہیے۔

والسلام

ابنِ فرید

آپ کی صرف دو تصویریں گرفت میں آسکی ہیں۔ دونوں ہی بہت اچھی ہیں۔ اس بار جب دلّی جاؤں گا تو کراچی و لاہور کی تصویریں بنوا کر لاؤں گا اور آپ کے حصے کی آپ کی نذر کروں گا، اِن شاء اللہ! دوسرا خط صلاح الدین صاحب! کو بھیج دیں، شکریہ۔

(۵۱...اف:۳۷)

رام پور...۱۹۹۰/۱۲/۲۴ء

محترم خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

آپ نے جون ۱۹۸۴ء میں فرمایا تھا کہ آپ نے میری ۲۸ر تصویریں کھینچی ہیں اور آپ ان سب کی کاپیاں عنایت فرمائیں گے۔ مَیں اب تک ان کے لیے سراپا انتظار ہوں۔

مَیں نے آپ کی صرف دو تصویریں کھینچی تھیں، اَور تصویریں لاہور سے واپسی کے بعد کھینچنے کا ارادہ تھا، لیکن کراچی کی فضا اور کرفیو نے ان دِنوں وہاں کا سارا لطف غارت کر دیا تھا، اِس لیے آپ سے ملاقات تک نہ ہو سکی۔ میرے کیمرے سے آپ نے تین عدد گروپ فوٹو بھی کھینچے تھے، ان سب کی نقول ارسالِ خدمت کر رہا ہوں۔

آپ کی تصویر کے شوق میں دونوں کلوزاپ میں مختار زمن صاحب! out of focus ہو گئے۔ دراصل ہم لوگ بیٹھے کچھ اس طرح تھے کہ دو میں سے کوئی ایک ہی فوکس میں آسکتا تھا۔

میرے لائق کوئی خدمت ہو تو مطلع کیجیے گا۔

خدا کرے، آپ سب حضرات مع الخیر ہوں۔ یہاں تو آج کل عدم تحفظ کا دَور چل رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں مزید صبر و استقامت عطا کرے، آمین۔

جو کتابیں آپ ارسال کرنا پسند کریں، وہ یا تو surface mail سے ارسال کر دیں یا میرے ماموں چودھری نور الدین عثمانی صاحب کو عنایت کر دیں، وہ مجھے دستی بھجوا دیں گے۔ ان کا فون نمبر 650608 ہے۔ والسلام

ابنِ فرید

(۵۲...م خ:۱۵)

کراچی...۱۹۹۱/۱۲/۲۸ء

محترمی و مکرمی، سلام مسنون

بہت دِن ہوئے، آپ کا گرامی نامہ آیا تھا، جس کا جواب مَیں نے فوراً لکھ دیا تھا۔ اُس کے بعد سے آپ سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔

حال ہی میں میری کتاب ''تحقیق نامہ'' شائع ہوئی ہے۔ مَیں آپ کو بھیجنے ہی والا تھا کہ معلوم ہوا کہ اس کا ہندوستانی

اڈیشن مکتبہ جامعہ سے چھپ گیا ہے۔ مَیں نے شاہد علی خاں صاحب کو لکھا ہے کہ اس کتاب کا ایک نسخہ میری طرف سے آپ کی خدمت میں پیش کر دیا جائے۔ کتاب ملنے پر اگر آپ مطلع کر سکیں تو یہ اطمینان ہوگا کہ یہ حقیر کاوِش آپ کی نظر سے گزر گئی۔

مَیں آج کل اپنے بکھرے ہوئے کاموں کو سمیٹنے میں مصروف ہوں۔ ۱۹۹۲ء میں اِن شاءاللہ تین کتابیں آپ کی خدمت میں پیش کروں گا۔

آج کل آپ کی کیا مصروفیات ہیں؟

خدا کرے، آپ مع متعلقین خیریت سے ہوں۔

خیراندیش

مشفق خواجہ

(۵۳...اف:۳۸)

رام پور...۱۹۹۴/۱/۸ء

خواجۂ مشفق، مشفق خواجہ۔ السلام علیکم

آپ کی خدمت میں بڑی ڈاک سے تین کتابوں کا پیکٹ ارسال کیا ہے۔ یہ میرے دس طویل افسانوں کا مجموعہ ہے۔ ایک نسخہ آپ کی نذر ہے، دوسرا محمد صلاح الدین صاحب، مدیر ''تکبیر'' کے لیے اور تیسرا محترم نذر الحسن صدیقی صاحب کے لیے۔ امید ہے کہ موصول ہوتے ہیں آپ رسید سے مطلع کریں گے۔

اس وقت دوسرا مجموعہ مختصر افسانوں کا ''مَیں کا تعاقب'' اور تنقیدی مضامین کا مجموعہ ''صوابدید'' پریس میں دینے جا رہا ہوں۔ ان کے علاوہ کتابیں انگریزی میں پریس میں ہیں، ایک ضخیم اور دوسری قدرے مختصر۔ اس غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے ہی کوئی اَور کام نہیں کر پا رہا ہوں۔

فسادات پر افسانوں کا ایک مجموعہ ''خوں آشام'' اور ایک ناول ''آشنا نا آشنا'' زیرِ تکمیل ہیں۔ تنقیدی مضامین کا تیسرا مجموعہ ''تحسین قدر'' بھی زیرِ ترتیب ہے۔ جذبی صاحب پر دو کتابیں تیار کر رہا ہوں۔ یہ سارا کام اگر ۱۹۹۴ء میں ہو جائے تو بڑا کام ہو جائے گا۔

جو کتاب شائع ہوتی جائے گی، آپ کی خدمت میں ارسال کرتا جاؤں گا۔

خدا کرے، آپ مع متعلقین مع الخیر ہوں۔

والسلام

ابنِ فرید

(۵۴...م خ:۱۶)

کراچی...۱۹۹۴/۱/۲۷ء

میرے محترم، سلامِ مسنون

''یہ جہاں اَور ہے'' کے تین نسخے ملے۔ محمد صلاح الدین صاحب اور نذر الحسن صدیقی صاحب کو ان کے نسخے بھجوا دیے

تھے۔ محمد صلاح الدین صاحب کے ذریعے آپ کا گرامی نامہ مِلا، یادفرمائی کے لیے بے حد ممنون ہوں۔ آپ نے بہت اچھا کیا کہ افسانوں کو کتابی صورت میں شائع کر دیا۔ مَیں آپ کی اَدبی شخصیت کے اس پہلو سے زیادہ واقف نہیں ہوں، اِن شاء اللہ جلد ہی اس مجموعے کو پڑھوں گا۔

آپ کی علمی و اَدَبی مصروفیات کی تفصیل جان کر بے حد خوشی ہوئی۔ کئی اچھی اچھی کتابیں زیرِ طبع ہیں۔ مہدی حسن کے خطوط کا ذکر تو آپ نے بوقتِ ملاقات بھی کیا تھا۔ دعا ہے کہ خدا آپ کے علمی منصوبوں کو مکمل کرے اور مزید کی توفیق دے۔

ادھر میری بھی دو کتابیں پریس جانے والی ہیں۔ ایک تو کالموں کا انتخاب ہے اور دوسری ''کلیاتِ یگانہ''۔ اس کام پر خاصا وقت صرف ہوا ہے۔ یگانہ کے مجموعوں میں جتنا کلام ہے، اس سے کچھ ہی کم مَیں نے ادھر ادھر سے جمع کیا ہے۔ اس کلیات کے ذریعے پہلی مرتبہ یگانہ مکمل صورت میں سامنے آئے گا۔

مالک رام صاحب ایک بارے میں آپ نے جو مضمون محمد صلاح الدین صاحب کو بھیجا ہے، اس کا مسوّدہ میری نظر سے گزرا ہے۔ آپ نے مالک رام صاحب کے جس خط (مطبوعہ: ''ارمغانِ ولی اللہ'') کا حوالہ دیا ہے؛ اس کا عکس میرے پاس، بہت دِن ہوئے، آیا تھا۔ ان دِنوں ڈاکٹر مختار الدین احمد صاحب بھی یہاں موجود تھے، انھوں نے عکس دیکھ کر فرمایا کہ یہ خط جعلی ہے۔ بڑی وجہ تو یہ ہے کہ ۱۳/ اپریل کو مالک رام اس لائق نہیں تھے کہ اس طرح کا خط لکھتے یا لکھواتے؛ دوسرے ان کے دست خط بھی جعلی ہیں؛ تیسری اور اہم دلیل یہ ہے کہ جس لیٹر پیڈ پر یہ خط لکھا گیا ہے، وہ کئی سال پرانا ہے، کیوں کہ اس پر جو ٹیلی فون نمبر درج ہے، اسے تبدیل ہوئے ایک طویل عرصہ ہو چکا ہے۔ کسی نے خط لکھ کر اس پر پرانا لیٹر پیڈ چپکایا اور پھر عکس بنوالیا۔ اگر خط چھاپنے والوں سے اصل خط طلب کیا جائے تو وہ پیش نہیں کر سکیں گے۔ اگر مالک رام صاحب کو ایسا خط لکھنا ہی تھا تو کسی ایسے شخص کے نام لکھا ہوتا، جو برصغیر کی نہیں تو کم از کم دہلی کی کوئی شخصیت ہوتی۔ کسی مجہول الاحوال شخص کے نام وہ ایسا خط کیوں لکھتے۔

دلچسپ بات یہ ہے کہ قادیانیوں کے رسالے ''الفضل''، ربوہ (بابت ۳/ اکتوبر ۹۳ء) میں ایک مضمون چھپا ہے، اس میں ان کے قادیانی ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ میری رائے میں ڈاکٹر مختار الدین احمد سے زیادہ مالک رام صاحب سے کوئی قریب نہیں رہا۔ اگر مالک رام کو کچھ کہنا ہی تھا تو وہ ان سے کہتے۔ مالک رام کو مسلمان ثابت کرنے کے لیے قوی دلائل کی ضرورت ہے۔ کسی جعلی خط کی بنا پر کچھ کہنا سننا نامناسب ہے۔ آپ کے مضمون کی اشاعت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا، اِس لیے مَیں نے محمد صلاح الدین صاحب کو یہ مشورہ دیا ہے کہ فی الحال یہ مضمون نہ چھاپا جائے۔ آپ کا جواب آنے پر آپ کے ارشاد کے مطابق عمل کیا جائے گا۔

خدا کرے، آپ خیریت سے ہوں۔

آپ کا خیر اندیش
مشفق خواجہ

(۵۵...اف:۳۹)

رام پور...۶/۹/۱۹۹۴ء

محترم جناب مشفق خواجہ صاحب۔ السلام علیکم

آپ کا مرسلہ ''غالب'' کا شمارہ نمبر ۶ تا ۱۰ موصول ہوا، سراپا سپاس ہوں۔ جریدہ میری عدم موجودگی میں کوئی صاحب

میرے گھر پر دے گئے تھے اور رسیدِ وصول یابی کے لیے فکر مند تھے، لیکن اب تک ان سے ملاقات نہیں ہوئی ہے۔ مَیں ان سے متعارف بھی نہیں ہوں۔

''غالب'' کے لیے اِن شاء اللہ دسمبر [کے] بعد ''شبلی کا تعارف: لندن میں'' ارسالِ خدمت کروں گا۔ یہ معلومات اب سو سال پرانی ہیں اور غیر مطبوعہ ہیں۔ آپ، امید ہے، مضمون پسند فرمائیں گے۔

خدا کرے، مع الخیر ہوں۔ مختار زمن صاحب سے سلام علیک کہیے گا۔ ان کی ڈمی یہاں ٹی وی پر فراق اپر فیچر میں دیکھی تھی، ڈمی سے خاصی مایوسی ہوئی تھی۔

والسلام

ابنِ فرید

حواشی:

(ا...اف:ا)

ا۔ جامعہ اُردو، علی گڑھ کا ترجمان ماہ نامہ ''ادیب'' ڈاکٹر ابنِ فرید کی زیرِ ادارت شائع ہوتا تھا۔

(۲...اف:۲)

ا۔ علی گڑھ سے شائع ہونے والا پرچہ ''درس''۔

۲۔ ''اُردو'' انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی کا سہ ماہی علمی و تحقیقی جریدہ۔

۳۔ ''قومی زبان'' انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی کا ماہ وار ادبی رسالہ۔

(۴...اف:۴)

ا۔ ابنِ فرید عموماً اس لفظ کا استعمال کر جاتے ہیں۔ اگر چہ اُردو قواعد کی رُو سے اس کا استعمال غلط ہے، تاہم شمس الرحمٰن فاروقی اسے جائز قرار دیتے ہیں۔

۲۔ مولوی صاحب کی بعض تعزیتی تقاریر، خطوط، کتب پر تبصروں، مقدمات اور چند خاکہ نما مضامین پر مشتمل کتاب ''چند ہم عصر'' انجمن ترقی اُردو ہند، دہلی کی طرف سے ۱۹۴۰ء میں شائع ہوئی۔ اس میں منشی امیر احمد مینائی، پروفیسر مرزا حیرت، سید محمود، مولوی چراغ علی، مولوی محمد عزیز مرزا، مولوی سید علی بلگرامی، خواجہ غلام الثقلین، حکیم امتیاز الدین، وحید الدین سلیم، نور خان، محسن الملک، مولانا محمد علی، شیخ غلام قادر گرامی اور حالی سے متعلق خاکے شامل تھے۔ دوسری اور تیسری اشاعت میں کسی قسم کی ترمیم یا اضافہ نہیں کیا گیا۔ چوتھی اشاعت (انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی ۱۹۵۳ء) میں ڈاکٹر محمد اِقبال، مولانا حسرت موہانی، عبدالرحمٰن صدیقی، پروفیسر ری ہٹ سک اور ڈاکٹر عبدالرحمٰن بجنوری پر خاکوں کا اضافہ کیا گیا۔ پانچویں اشاعت میں (انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی ۱۹۵۹ء)، جسے ابنِ فرید دوسرا اڈیشن سمجھ رہے تھے، نواب عماد الملک حسین بلگرامی کا خاکہ شامل کیا گیا تھا۔

۳۔ ''برگِ گُل'' کا شمارہ شائع نہ ہو سکا۔ ابنِ فرید اپنے خط بابت ۲؍جون ۱۹۶۲ء میں لکھتے ہیں:

''عبدالحق نمبر کا بے چینی سے انتظار ہے۔ خدا کرے، اسے آپ مرحوم کے شایانِ شان شائع کر سکیں۔ کیا آپ اس سلسلے میں وہ تمام مضامین بھی استعمال کر رہے ہیں، جو ایک زمانے میں ''برگِ گل'' کے لیے جمع کیے گئے تھے؟''

۴۔ اسرار احمد سے مراد حکیم اسرار احمد کریوی (یکم مارچ ۱۹۰۶ء - ۲رجنوری ۱۹۹۱ء) ہیں۔ ممتاز صحافی، تحریک پاکستان کے کارکن، سابق پرنسپل: سٹی کالج، کراچی اور مولوی عبدالحق کے دیرینہ رفیق۔ اپریل ۱۹۶۱ء میں جب مولوی صاحب پیچش اور یرقان کے مرض میں مبتلا ہو گئے اور ۵ مئی کو انھیں جناح سنٹرل ہسپتال، کراچی میں داخل کر دیا گیا تو وہاں اعظم سواتی اور حکیم اسرار احمد کریوی دن رات ان کی خدمت کرتے رہے۔

(۶...اف:۶)

۱۔ پورا نام: ''سر سید احمد خاں: حالات و افکار'' از مولوی عبدالحق: انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی؛ ۱۹۵۹ء۔

(۷...اف:۷)

۱۔ عبداللطیف اعظمی (یکم مارچ ۱۹۱۷ء - ۱۰رمئی ۲۰۰۲ء)۔ محقق، ادیب اور مترجم۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ، دہلی کے وائس چانسلر کے پی اے۔ جامعہ کے رسالے ''جامعہ'' کے مدیر۔ چند تصانیف: ''اقبال: دانائے راز''، ''معترضین ابوالکلام آزاد''، ''مشاہیر کے خطوط''۔

۲۔ سید ہاشمی فرید آبادی (۳۰رجنوری ۱۸۹۰ء - ۱۹رجولائی ۱۹۶۴ء)۔ صحافی، شاعر، مؤرخ، مترجم، محقق۔ مولوی عبدالحق کے ساتھ انجمن ترقی اُردو (اورنگ آباد) کے زیرِ اہتمام لغت نویسی میں مصروف رہے۔ ۱۹۵۴ء تک انجمن ترقی اُردو پاکستان کے شریک معتمد رہے۔ چند تصانیف: ''ماثرِ لاہور''، ''تاریخ یونان قدیم''، ''غازیانِ تہذیب''، ''تاریخ مسلمانانِ پاکستان و بھارت'' (دوسری جلد)، ''ترجمہ مشاہیرِ یونان و روما''۔

(۱۲...اف:۱۲)

۱۔ ''داستانِ اُردو'' (مؤلفہ ڈاکٹر شوکت سبزواری) انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی۔

۲۔ ''جیتا جاگتا'' (مصنف ابنِ طفیل، مترجم: سید محمد یوسُف) انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی۔

۳۔ ''نصرتی'': ملک الشعرائے بیجاپور (مرتبہ مولوی عبدالحق) انجمن ترقی اُردو، دہلی ۱۹۴۴ء۔ یہاں اس کتاب کی دوسری اشاعت مراد ہے: انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی ۱۹۶۱ء۔ شیخ محمد نصرت نصرتی (م: ۱۶۷۴ء): بیجاپور کے حکمران: علی عادل شاہ (۱۶۵۶ء - ۱۶۷۲ء) کے دربار کا ملک الشعرا۔ اس کی تصانیف میں ''گلشنِ عشق'' (۱۶۵۷ء)، ''علی نامہ'' (۱۶۶۵ء)، ''تاریخِ اسکندری'' (۱۶۷۲ء) اور ''دیوانِ نصرتی'' شامل ہیں۔ اس کی روز افزوں شہرت اور قبولیتِ عام کے باعث اس کے حاسدین نے سازش کر کے اسے قتل کرا دیا۔

(۱۳...اف:۱۳)

۱۔ انجمن سے مراد انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی ہے۔

۲۔ مراسلے کا دوسرا صفحہ یا اس کا عکس دستیاب نہیں ہو سکا۔

(۱۵...اف:۱۵)

۱۔ ''فنِ شاعری'' ارسطو کی بوطیقا (Poetic) کا اُردو ترجمہ از عزیز احمد۔ انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی۔

۲۔ سید وقار عظیم (۱۹۰۹ء-۱۷/نومبر ۱۹۷۶ء)۔ معلم، مترجم، نقاد، محقق، ماہرِ اقبالیات۔ ابتدائی دور میں مختصر افسانے بھی لکھے۔ صدرِ شعبۂ اُردو: اورینٹل کالج، لاہور؛ نگران: ادارۂ تالیف و ترجمہ، جامعہ پنجاب، لاہور۔ چند تصانیف: ''فنِ افسانہ نگاری''، ''ہمارے افسانے''، ''شرح اندر سبھا''، ''باغ و بہار اور اس کا مصنف''، ''آغا حشر اور ان کے ڈرامے''، ''ہماری داستانیں''، ''داستان سے افسانے تک''، ''اِقبال معاصرین کی نظر میں''، ''اِقبال بطور شاعر و فلسفی''، ''اِقبالیات کا تنقیدی جائزہ''۔

(۱۶...اف:۱۶)

۱۔ [بھیم سین] ظفر ادیب (پ: ۱۳/جنوری ۱۹۱۳ء)۔ آبائی شہر ملتان تھا، تاہم قیامِ پاکستان کے بعد دہلی چلے گئے۔ ابتدائی دور میں غنچہ امروہوی [م: ۱۹۴۲ء] اور احسان دانش [م: ۲۲/مارچ ۱۹۸۲ء] سے اصلاح لی۔ ان کا مجموعۂ کلام ''جوئبار'' کے نام سے ۱۹۳۸ء میں شائع ہوا، جس کا دیباچہ ن م راشد [م: ۹/اکتوبر ۱۹۷۵ء] نے تحریر کیا تھا۔ ''گفت و شنید'' کے نام سے ان کے تنقیدی مضامین کا مجموعہ بھی منصۂ شہود پر آچکا ہے۔

۲۔ پنڈت برجموہن دتاتریہ کیفی (۱۸۶۶ء-۱۹۵۵ء) شاعر اور ادیب۔ اُردو، ہندی، سنسکرت، فارسی، عربی، انگریزی زبانوں پر دست رَس۔ چند تصانیف: ''عورت اور اس کی تعلیم''، ''چراغِ ہدایت''، ''پریم دیوی''، ''راج دُلاری''، ''کیفیہ''، ''منشوراتِ کیفی''۔

(۱۸...اف:۱۸)

۱۔ چوں کہ مشفق خواجہ ۳۱/اکتوبر ۱۹۷۳ء سے انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی سے لاتعلق ہو چکے تھے اور ابنِ فرید انھیں اُسی پتے پر خط لکھتے رہے، چنانچہ قوی امکان ہے کہ ان کے خطوط خواجہ صاحب تک نہ پہنچ سکے ہوں۔ ابنِ فرید اسے خواجہ صاحب کی بے التفاتی سمجھتے ہوئے خاموش ہو گئے۔ اٹھارہ برس بعد (۲۴/جون ۱۹۶۳ء سے ۲۷/جنوری ۱۹۸۱ء) زیرِ نظر خط کی صورت میں کاتب و مکتوب الیہ کے درمیان رابطہ بحال ہوا۔

۲۔ ڈاکٹر مختار الدین احمد (پ: ۱۴/نومبر ۱۹۳۴ء)۔ ادیب، نقاد، محقق۔ صدرِ شعبۂ عربی: مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ۔ چند تصانیف: ''احوال و نقدِ غالب'' (ترتیب)، ''فہرستِ مخطوطات فارسی، مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ'' (نظرِ ثانی)، ''گلشنِ ہند'' (تدوین و تحشیہ)، ''دیوانِ حضور'' (ترتیب و مقدمہ)، ''تذکرۂ شعرائے فرخ آباد (ترتیب و تحشیہ)، ''کربل کتھا'' (تدوین)، ''تذکرۂ آزردہ'' (ترتیب و حواشی)، ''عبدالحق''، ''ذاکر صاحب کے خط'' [جلد سوم و چہارم] (ترتیب و حواشی)۔

۳۔ اختر انصاری (۱۹۰۹ء-۶/اکتوبر ۱۹۸۸ء)۔ معلم، شاعر، افسانہ نگار، نقاد۔ استاد: مسلم یونی ورسٹی ٹریننگ کالج، علی گڑھ۔ چند تصانیف: ''افادی ادب''، ''اندھی دُنیا اور دیگر افسانے''، ''نازو''، ''خونی''، ''نغمۂ روح'' (قطعات)، ''خوناب'' (غزلیات)۔

۴۔ مولانا شبلی نعمانی کے منجھلے بھائی، ڈاکٹر ابنِ فرید نے ان کے خطوط ''مراسلاتِ مہدی حسن'' کے نام سے مرتب کیے اور ان سے متعلق ایک مضمون بھی بعنوان: ''انیسویں صدی کے آخر کا لندن: محمد مہدی حسن کی نظر میں'' لکھا۔

۵۔ مہدی افادی (۱۸۷۴ء-۱۹۲۱ء)۔ ادیب اور نقاد۔ انھوں نے کتابی صورت میں کوئی تصنیف نہیں چھوڑی، البتہ ان کی رحلت کے بعد ان کی اہلیہ نے ادبی رسائل میں چھپے ہوئے ان کے مضامین کو ''افاداتِ مہدی'' اور ان کے خطوط کو ''مکاتیبِ مہدی افادی'' کے نام سے مرتب کر کے شائع کر دیا۔

(۱۹...م خ:۱)

۱۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل (پ: ۲۵رجون ۱۹۴۷ء)۔ ادیب، نقاد اور محقق۔ صدر شعبۂ اُردو: کراچی یونی ورسٹی؛ استاد اردو، ٹوکیو یونی ورسٹی۔ صدر شعبۂ اردو، انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد۔ تصانیف و مرتبات میں ''نوادراتِ ادب''، ''پاکستانی غزل: تشکیلی دَور کے رویے اور رجحانات''، ''امیر خسروؒ: فرد اور تاریخ''، ''پاکستان میں اُردو ادب: محرکات و رجحانات کا تشکیلی دَور''، ''تحریکِ آزادی اور حیدرآباد''، ''پاکستان میں اُردو تحقیق: موضوعات اور معیار''، ''اِقبال اور جدید دُنیاے اسلام: مسائل، افکار اور تحریکات''، ''تحریکِ آزادی میں اُردو کا حصہ''، ''دکن اور ایران: سلطنت بہمنیہ اور ایران کے علمی و تمدنی روابط''، ''جہاتِ جہت آزادی''، ''پاکستانی زبان و ادب''، ''اُردو تحقیق: صورتِ حال اور تقاضے'' وغیرہ شامل ہیں۔

۲۔ مولوی احمد دین (۱۸۷۶ء-۱۹۲۹ء) نے ۱۹۲۴ء میں ''اِقبال'' کے نام سے ایک کتاب ترتیب دی تھی، جس میں اِقبال کی اُردو منظومات، ان کے مقصدِ شاعری اور خیالات کے نشو و نما، مضامینِ کلام اور طرزِ بیان پر ایک نظر ڈالی گئی تھی؛ لیکن علامہ نے کتاب کی اشاعت پر ناپسندیدگی کا اظہار کیا تھا، جس پر مؤلف نے اس کے تمام نسخے تلف کر دیے۔ اس کے بعد یہ کتاب مطبع اسلامیہ سٹیم پریس، لاہور سے ۱۹۲۶ء میں دوبارہ شائع ہوئی، جسے مؤلف نے ''بارِ اوّل'' قرار دیا۔ مشفق خواجہ نے اس کتاب کا تحقیقی و تدوینی اڈیشن تیار کیا، جسے انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی نے ۱۹۷۹ء میں شائع کیا۔ ۲۰۰۶ء میں کتاب کا چوتھا اڈیشن اِقبال اکادمی پاکستان، لاہور سے شائع ہو گیا ہے۔ دیگر کتب میں ''سرگذشتِ الفاظ'' قابلِ ذکر ہے۔

۳۔ مجلّہ ''تخلیقی ادب'' غیر مطبوعہ ادبی تخلیقات پر مشتمل ہوتا تھا، جسے خواجہ صاحب اپنے طباعتی ادارے: عصری مطبوعات، کراچی کی جانب سے شائع کرتے تھے۔ پہلے دو شمارے کتابی صورت میں ۱۹۸۰ء میں شائع ہوئے، بعد ازاں ماہ نامہ ''اسلوب'' کی تین اشاعتوں (نومبر ۱۹۸۳ء، جولائی ۱۹۸۵ء، اکتوبر ۱۹۸۵ء) کی صورت میں۔

۴۔ غلام عباس (۱۷رنومبر ۱۹۰۹ء-۲رنومبر ۱۹۸۲ء)۔ ادیب، مترجم اور افسانہ نگار۔ افسانوی مجموعوں میں ''جاڑے کی چاندنی''، ''آنندی''، ''کن رس''، ''رینگنے والے''، ''زندگی، نقاب، چہرے''؛ تراجم میں ''الحمرا کے افسانے''؛ فرانسیسی مصنف سے ماخوذ و مستفیض ''جزیرۂ سخنوراں'' اور ناولوں میں ''گوندنی والا تکیہ''، ''دھنک'' شامل ہیں۔

۵۔ ڈاکٹر وزیر آغا (پ: ۱۹۲۲ء)۔ شاعر، انشائیہ نگار، نقاد، خود نوشت نگار۔ ۱۹۶۶ء سے سہ ماہی جریدہ ''اوراق'' نکال

رہے ہیں۔ چند تصانیف: ''اُردو ادب میں طنز و مزاح''، ''اُردو شاعری کا مزاج''، ''نظمِ جدید کی کروٹیں''، ''تخلیقی عمل''، ''آشوبِ آگہی''، ''معنی اور تناظر''، ''ساختیات اور سائنس''۔

۶۔ دیکھیے: مراسلہ ۲۹، حاشیہ ۲۔

(۲۰...اف:۱۹)

۱۔ مولوی صاحب کا یہ مقالہ ابنِ فرید نے کتابی صورت میں ''اُردو زبان و ادب'' کے نام ۱۹۶۲ء میں شائع کیا۔

۲۔ راجندر سنگھ بیدی (۱۹۱۵ء-۱۹۸۴ء)۔ افسانہ نگار۔ مجموعوں میں ''دانہ و دام''، ''گرہن''، ''کوکھ جلی''، ''اپنے دُکھ مجھے دے دو''، ''ہاتھ ہمارے قلم ہوئے'' اور ''مکتی بودھ'' شامل ہیں۔

۳۔ خالدہ اصغر (پ: ۱۸ر جولائی ۱۹۳۸ء)۔ اب 'خالدہ حسین' کے نام سے لکھتی ہیں اور اسلام آباد میں مقیم ہیں۔ افسانہ نگار و ناول نویس۔ چند تصانیف: ''پہچان''، ''دروازہ''، ''معروف عورت''، ''ہیں خواب میں ہنوز''، ''مَیں یہاں ہوں''، ''کاغذی گھاٹ''۔

(۲۱...م خ:۲)

۱۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی (پ: یکم اپریل ۱۹۴۲ء)۔ معلم، نقاد، محقق اور ماہرِ اقبالیات۔ سابق صدر شعبۂ اُردو، اورینٹل کالج، لاہور؛ سابق ایچ ای سی ایمی نٹ پروفیسر شعبۂ اقبالیات، پنجاب یونی ورسٹی، لاہور۔ چند تصانیف: ''اِقبال کی طویل نظمیں''، ''سرور اور فسانۂ عجائب''، ''خطوطِ اِقبال''، ''کتابیاتِ اِقبال''، ''تصانیفِ اِقبال کا توضیحی و تحقیقی مطالعہ''، ''علامہ اِقبال اور میرِ حجاز''، ''تفہیم و تجزیہ''، ''پوشیدہ تری خاک میں...''، ''اِقبال: شخصیت اور فن''، ''...سورج کو ذرا دیکھ''، ''اِقبالیات: تفہیم و تجزیہ''، ''جامعات میں اُردو تحقیق''، ''مکاتیبِ مشفق خواجہ''۔

۲۔ محمد حسن عسکری (۵ر نومبر ۱۹۱۹ء-۱۸ر جنوری ۱۹۷۸ء)۔ معلم، مترجم، افسانہ نگار، نقاد۔ صدرِ شعبۂ انگریزی: اسلامیہ کالج، کراچی۔ چند تنقیدی مجموعے: ''انسان اور آدمی''، ''ستارہ یا بادبان'' اور ''وقت کی راگنی''۔ افسانوی مجموعے: ''جزیرے''، ''قیامت ہم رکاب آئے نہ آئے''۔ مفتی محمد شفیع کی آٹھ جلدوں پر مشتمل تفسیر ''معارف القرآن'' کی پہلی جلد کا انگریزی ترجمہ کیا۔

(۲۲...اف:۲۰)

۱۔ اس پیکٹ میں یہ تیرہ کتابیں تھیں: ''چہرہ پسِ چہرہ''، ''چہرہ پسِ چہرہ'' (وزیر آغا صاحب کے لیے)، ''اِقبالیاتِ ماجد''، ''اِقبال جادوگرِ ہندی نژاد''، ''ڈاکٹر اِقبال سے ادب کے ساتھ''، ''تشریح بانگِ درا'' حصہ اوّل از نریش کمار شاد، ''علامہ اِقبال اور مولانا مودودی''، ''فلسفہ اِقبال اور انتخابِ کلامِ اِقبال''، ''اِقبالیات''، ''اِقبال: ادیبوں کی نظر میں''، ''تلاشِ اِقبال''، ''اِقبال اور غالب''، ''چھٹا کل ہند اجتماع''۔ مزید دیکھیے: مراسلہ محررہ: ۴ر مئی ۱۹۸۱ء مشمولہ ''مکتوباتِ ابنِ فرید بنام رفیع الدین ہاشمی'' مطبوعہ ''تحقیق'' شمارہ ۱۵۔ اور مراسلہ نمبر ۲۴، مشمولہ ''ڈاکٹر ابنِ فرید اور مشفق خواجہ کی باہمی مراسلت'' (زیرِ نظر)۔ یہ پیکٹ چودھری نورالدین عثمانی نے مشفق خواجہ کو دینے کے بجائے براہِ راست ہاشمی صاحب کو گورنمنٹ کالج، لاہور کے پتے پر ارسال کیا تھا۔ اُن دِنوں ہاشمی صاحب گورنمنٹ کالج، سرگودھا کو چھوڑ کر

گورنمنٹ کالج، لاہور میں تقرری کے منتظر تھے، ان کی تقرری ۱۵رنومبر ۱۹۸۱ء کوعمل میں آئی۔ یہی وجہ ہے کہ یہ کتابیں بروقت ہاشمی صاحب کو نہ مل سکیں۔

(۲۵...اف:۲۲)

۱۔ ڈاکٹر نورالحسن نقوی (۱۹۳۲ء-۲۵رجنوری ۲۰۰۶ء)۔ محقق، نقاد۔ استاد شعبۂ اردو، مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ۔ مصحفی اور جرات سے متعلق تحقیقی کاوشوں پر داد و تحسین حاصل کر چکے ہیں۔ چند تصانیف: ''تاریخِ ادبِ اُردو''، ''سرسید اور ہندوستانی مسلمان''، ''کلیاتِ مصحفی'' (نو جلدیں)، ''مصحفی: حیات اور شاعری''۔

(۲۶...م خ:۴)

۱۔ انتظار حسین (پ:۲۱ردسمبر ۱۹۲۵ء)۔ ادبی کالم نگار، مترجم، افسانہ نگار، ناول نگار، نقاد۔ چند افسانوی مجموعے: ''گلی کوچے''، ''کنکری''، ''دن اور داستان''، ''آخری آدمی''، ''شہرِ افسوس''، ''کچھوے''۔ چند ناول: ''چاند گہن''، ''بستی''، ''تذکرہ''، ''خیمے سے دُور''۔

۲۔ عصمت چغتائی (۱۹۱۵ء-۱۹۹۲ء)۔ افسانہ نگار، ناول نگار، خاکہ نگار، ڈراما نگار، فلمی کہانی و مکالمہ نویس۔ ناول: ''ضدی''، ''معصومہ''، ''ٹیڑھی لکیر''، ''سودائی''، افسانے: ''ایک بات'' ڈرامے: مجموعہ ''شیطان''۔

(۲۸...م خ:۵)

۱۔ اسلوب احمد انصاری (پ:۱۹۲۵ء)۔ اُردو اور انگریزی ادیب اور نقاد، غالب و اِقبال شناس۔ استاد شعبۂ انگریزی: مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ۔ مدیر: ''نقد و نظر''۔ چند تصانیف: ''ادب اور تنقید''، ''نقشِ اِقبال''، ''اِقبال: حرف و معنی''، ''آئینہ خانے میں''، ''اِقبال کی تیرہ نظمیں''۔

۲۔ ڈاکٹر عبدالمغنی (۴رجنوری ۱۹۳۶ء-۵رستمبر ۲۰۰۶ء)۔ نقاد، اِقبال شناس اور معلم۔ پروفیسر شعبۂ انگریزی، بی این کالج، پٹنہ یونی ورسٹی؛ وائس چانسلر: ایل این متھلا یونی ورسٹی، بہار۔ چند تصانیف: ''قرۃ العین حیدر کا فن''، ''اِقبال کا نظامِ فن''، ''اِقبال اور عالمی ادب''، ''عظمتِ غالب'' اور The way of Islam۔

۳۔ ڈاکٹر معین الدین عقیل اُن دِنوں روزنامہ ''جسارت'' کا ادبی صفحہ مرتب کرتے تھے۔

(۲۹...م خ:۶)

۱۔ اس سے مراد ''تاریخِ اندلس'' ہے: از مولانا ریاست علی ندوی، مطبوعہ نیشنل بک فاؤنڈیشن، اسلام آباد

۲۔ خواجہ صاحب ہمیشہ یہ خواہش رکھتے تھے کہ کتابت کا زیادہ تر کام لاہور میں محترم محمد عالم مختار حق کی نگرانی میں ہو، چناں چہ ''بازیافت'' کی کتابت بھی انھیں کی نگرانی میں ہوئی، مگر کتابت میں غلطیوں کی بہتات کے باعث تاخیر ہوتی چلی گئی، اِس لیے خواجہ صاحب نے ''تحقیقی ادب'' کے تیسرے پرچے کے لیے کراچی ہی میں کاتب کا انتظام کر لیا۔ یہ پرچہ کہیں نومبر ۱۹۸۳ء میں جا کر شائع ہوا۔

(۳۰...اف:۲۴)

۱۔ ابنِ فرید کے صاحب زادے کا نام صہیب صدیقی ہے، جو آج کل [ستمبر ۲۰۰۹ء] امریکہ میں مقیم ہیں۔

۲۔ مولانا سعید احمد اکبر آبادی (۱۹۰۸ء-۲۴ر مئی ۱۹۸۵ء)۔ ماہرِ دینیات، اِقبال شناس، دانش ور، ادیب۔ مدیر: ماہ نامہ ''برہان''؛ پرنسپل: مدرسۂ عالیہ، کلکتہ؛ صدرِ شعبۂ دینیات، مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ۔ چند تصانیف: ''فہمِ قرآن''، ''مسلمانوں کا عروج و زوال''، ''خطباتِ اِقبال پر ایک نظر''۔

۳۔ ماہ نامہ علمی و ادبی مجلّہ ''دائرے'' داوابھائی فاؤنڈیشن کے زیرِ اہتمام کراچی سے حسنین کاظمی کی ادارت اور ممتاز مرزا اور مشرف احمد کی معاونت سے دسمبر ۱۹۸۷ء سے شائع ہونا شروع ہوا۔ مشفق خواجہ اس کی سرپرستی کرتے تھے۔

(۳۶...اف:۲۶)

۱۔ محمد انصار اللہ (پ:۴ر جنوری ۱۹۳۶ء)۔ معلم، محقق اور ماہرِ لسانیات۔ استاد شعبۂ اُردو: مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ۔ چند تصانیف: ''تاریخ اقلیم ادب''، ''غالب، ببلوگرافی''، ''اُردو کے حروفِ تہجی''، ''شعرائے اُردو کے اوّلین تذکرے''، ''چندراین'' از مُلّا داؤد (تدوین)، ''تلخیص معلّا'' از کلب حسین نادر (تدوین)، ''تذکرۂ قطعۂ منتخب'' از عبدالغفور نساخ (تدوین)، ''زبانِ ریختہ'' از عبدالغفور نساخ (تدوین)، سنسکرت اُردو لغت''۔

۲۔ کرشن چندر (۱۹۱۵ء-۱۹۷۶ء)۔ افسانہ و ناول نگار۔ چند افسانوی مجموعے اور ناول: ''طلسمِ خیال''، ''نظارے''، ''شکست''، ''اَن داتا''۔

۳۔ قرۃ العین حیدر (۲۰ر جنوری ۱۹۲۶ء-۲۱ر اگست ۲۰۰۷ء)۔ مترجم، دانش ور، افسانہ نگار اور ناول نگار۔ افسانوی مجموعے: ''ستاروں سے آگے''، ''شیشے کا گھر''، ''پت جھڑ کی آواز''، ''روشنی کی رفتار''، ''جگنوؤں کی دُنیا''؛ ناول: ''میرے بھی صنم خانے''، ''سفینۂ غمِ دِل''، ''آگ کا دریا''، ''آخرِ شب کے ہم سفر''، ''کارِ جہاں دراز ہے'' (تین جلدیں)، ''گردشِ رنگِ چمن''، ''چاندنی بیگم''۔

۴۔ ن م راشد (یکم اگست ۱۹۱۰ء-۹ر اکتوبر ۱۹۷۵ء)۔ آزاد نظم کے نمایندہ شاعر۔ ڈائریکٹر پروگرام: آل انڈیا ریڈیو، دہلی؛ سٹیشن ڈائریکٹر: ریڈیو پاکستان، پشاور؛ ڈائریکٹر: شعبۂ اطلاعات، اقوامِ متحدہ۔ تصانیف میں ''ماورا''، ''لا = انسان''، ''ایران میں اجنبی'' اور ''گمان کا ممکن'' اور ''جدید فارسی شاعری'' شامل ہیں۔

۵۔ میرا جی (۲۸ر مئی ۱۹۱۲ء-۳ر نومبر ۱۹۴۹ء)۔ آزاد نظم کے نمایندہ شاعر۔ شعری مجموعے: ''میرا جی کے گیت''، ''میرا جی کی نظمیں''، ''گیت ہی گیت''، ''تین رنگ''، ''پابند نظمیں''، ''کلیاتِ میرا جی''، ''باقیاتِ میرا جی''؛ تراجم: ''نگار خانہ'' اور ''خیمے کے آس پاس''؛ تنقیدی مجموعے: ''مشرق و مغرب کے نغمے''، ''اس نظم میں''۔

۶۔ ''نشانات'' از محمد علی صدیقی (پ:۸ مارچ ۱۹۳۸ء)۔ صحافی، معلم، نقاد، دانش ور۔ سربراہ: مینجمنٹ اینڈ سوشل سائنسز، Biztek یونی ورسٹی، کراچی۔ چند تصانیف و تراجم: ''توازن''، ''کروچے کی سرگذشت'' (ترجمہ)، ''مضامین''، ''اشارے''، ''پاکستانیات''، ''تلاشِ اِقبال''، ''جوش ملیح آبادی: ایک مطالعہ''، ''سرسیّد احمد خاں اور جدت پسندی''، ''جہات''۔

۷۔ ''قصہ نئی شاعری کا'' از احمد ہمدانی (پ:۱۰ر اکتوبر ۱۹۲۴ء)۔ شاعر اور نقاد۔ چند تصانیف: ''پیاسی زمین''، ''ہجر کی چھاؤں'' کے نام سے دو شعری مجموعوں کے علاوہ تنقیدی مجموعوں میں ''سلسلہ سوالوں کا''، ''اِقبال: فن و فکر کے آئینے میں''، ''نئے رنگ، نئے ڈھنگ''، ''نئی شاعری کے ستون''۔

۸۔ ’’نظرات‘‘ از وقار احمد رضوی (پ:۵/دسمبر ۱۹۳۶ء) معلم، نقاد اور محقق۔استاد شعبۂ اردو: جامعہ کراچی۔ چند تصانیف: ’’تاریخِ جدید اُردو غزل‘‘، ’’معروضی تنقید‘‘، ’’مسلم سائنس دان‘‘، ’’ہندی ریڈر‘‘، ’’اخلاقیات‘‘، ’’تاریخ ادبِ ہندی‘‘، ’’کلامِ شاہ عبداللطیف‘‘ (ترجمہ)، ’’محاضرات القرآن‘‘، ’’تاریخ نقد‘‘۔

۹۔ پروفیسر نظیر صدیقی (۷/نومبر ۱۹۳۰ء-۱۲/اپریل ۲۰۰۱ء)۔معلم، شاعر، انشائیہ نگار، خاکہ نگار، نقاد، محقق۔ چند تصانیف: ’’حسرتِ اظہار‘‘، ’’جان پہچان‘‘، ’’تاثرات وتعصبات‘‘، ’’میرے خیال میں‘‘، ’’تفہیم وتعبیر‘‘، ’’اُردو ادب کے مغربی دریچے‘‘، ’’جدید اُردو غزل: ایک مطالعہ‘‘، ’’شہرت کی خاطر‘‘، ’’سو یہ ہے اپنی زندگی‘‘۔

(۴۰...اف:۲۹)

ا۔ پروفیسر عتیق احمد (یکم جنوری ۱۹۲۹ء-۲۰/نومبر ۲۰۰۶ء)۔معلم، ادیب، دانش ور۔استاد: نیشنل کالج، کراچی؛ سراج الدولہ کالج، کراچی؛ جناح کالج، کراچی۔ چند تصانیف: ’’اُردو ادب میں احتجاج: بیسویں صدی میں‘‘، ’’اُردو افسانہ: بیسویں صدی میں‘‘، ’’اُردو ناول: بیسویں صدی میں‘‘، ’’سماج اور ادب‘‘، ’’تخلیقی وتنقیدی جہات‘‘، ’’استفادہ‘‘، ’’فیض: عہد اور شاعری‘‘، ’’پاک وہند کی ترقی پسندی کی پنجاہ سالہ تاریخ‘‘۔

۲۔ ڈاکٹر اے بی اشرف (پ: ۱۹۳۵ء) معلم، نقاد، محقق۔استاد شعبۂ اردو: بہاء الدین زکریا یونی ورسٹی، ملتان۔استاد شعبۂ اردو: انقرہ یونی ورسٹی، ترکی۔ چند تصانیف: ’’آغا حشر اور ان کا فن‘‘، ’’کچھ نئے اور پرانے افسانہ نگار‘‘، ’’منٹو کی بیس کہانیاں‘‘، ’’ادب اور سماجی عمل‘‘، ’’حکیم احمد شجاع اور ان کا فن‘‘۔

(۴۱...اف:۳۰)

ا۔ احمدی خاتون، ڈاکٹر ابنِ فرید کی اہلیہ۔ ’’حجاب‘‘ (رام پور) کی مدیرہ۔

(۴۲...اف:۳۱)

ا۔ تاریخِ وفات: ۲/نومبر ۱۹۸۲ء۔

(۴۳...اف:۳۲)

ا۔ شہاب الدین ثاقب: معلم، نقاد، محقق۔استاد شعبۂ اُردو، مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ۔ ’’بابائے اُردو مولوی عبدالحق: حیات اور علمی خدمات‘‘ ان کا ایک تحقیقی کارنامہ ہے۔

(۴۶...م خ:۱۳)

ا۔ بھتیجی کی شادی اور بھابی کے انتقال کے مواقع کے علاوہ دسمبر میں بھی خواجہ صاحب کو کسی کام سے لاہور آنا پڑا۔ (’’مشفق نامے‘‘، صفحات بالترتیب: ۱۴۲، ۱۴۸، ۱۵۲)

۲۔ ڈاکٹر وحید اختر (۱۲/اگست ۱۹۳۴ء- ۱۳/دسمبر ۱۹۹۶ء) شاعر، ادیب، مترجم، نقاد۔اُردو، فارسی اور انگریزی زبانوں پر دسترس رکھتے تھے۔استاد: مسلم یونی ورسٹی، علی گڑھ۔ چند تصانیف: ’’خواجہ میر درد: تصوف اور شاعری‘‘، ’’فلسفہ اور ادبی تنقید‘‘۔زیرِ طبع: ’’ادب اور وجودیت‘‘، ’’ہم عصر ادب‘‘ (تین جلدیں)۔

۳۔ علی جواد زیدی (۱۰/مارچ ۱۹۱۶ء-۶/دسمبر ۲۰۰۴ء) اُردو، ہندی، فارسی اور انگریزی کے معروف ترقی پسند شاعر،

ادیب، خاکہ نگار، نقاد، محقق۔ چند تصانیف: ''تاریخ ادبِ اُردو کی تدوین''، ''اُردو میں قومی شاعری کے سو سال''، ''تعمیری ادب''، ''ہندوستان میں اسلامی علوم کے مراکز''، ''اسلامی ترقی پسندی''، ''آپ سے ملیے''، ''ہم قبیلہ''، ''اہلِ قبیلہ''، ''یادوں کے رہگذار''۔

(۴۷...اف۳۴)

۱۔ انجم نعیم، بھارت کے ادیب، جنھوں نے مقالات کا ایک مجموعہ ''ادب کی تعمیری جہت'' مرتب کر کے شائع کیا تھا۔ (مطبوعہ: کریسنٹ پبلشنگ کمپنی، علی گڑھ، ۱۹۸۱ء)

(۴۸...اف:۳۵)

۱۔ ''بزمِ خوش نفساں'' از شاہد احمد دہلوی (۲۲ر مئی ۱۹۰۶ء-۲۷ر مئی ۱۹۶۷ء) ڈپٹی نذیر احمد کے پوتے اور بشیر الدین احمد کے بیٹے۔ صحافی، ادیب، خاکہ نگار، مترجم اور ماہرِ موسیقی۔ مدیر: ''ساقی''۔ چند تصانیف: ''گنجینہ گوہر''، ''اجڑا دیار''، ''دلّی کی بپتا''، ''دھان کا گیت''، ''سرگذشتِ عروس''، ''چند ادبی شخصیتیں''، ''کلاسیکی موسیقی''، ''نرگس جمال''؛ تراجم: ''اندھی گلی''، ''پھانسی''، ''انوکھی کہانیاں''، ''مردے''۔

۲۔ ڈاکٹر جمیل جالبی (پ: یکم جولائی ۱۹۲۹ء)۔ مترجم، مؤرخ، نقاد، محقق اور مفکر۔ سابق کمشنر: انکم ٹیکس، سابق وائس چانسلر: جامعہ کراچی، صدر نشین: مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد۔ چند تصانیف: ''تنقید اور تجربہ''، ''نئی تنقید''، ''کلچر اور مسائل''، ''محمد تقی میر''، ''معاصر ادب''، ''قومی زبان: یک جہتی، نفاذ اور مسائل''، ''قلندر بخش جرأت: لکھنوی تہذیب کا نمایندہ شاعر''، ''مثنوی کدم راؤ پدم راؤ''، ''قدیم اُردو کی لغت''، ''تاریخِ زبان و ادبِ اُردو'' (تین جلدیں)، ''پاکستانی کلچر کی تشکیل''؛ چند تراجم: ''ایلیٹ کے مضامین''، ''ارسطو سے ایلیٹ تک''۔

(۴۹...م خ:۱۴)

۱۔ ''غالب''...مرزا ظفر الحسن (۳ر جون ۱۹۱۶ء-۴ر ستمبر ۱۹۸۴ء) کی قائم کردہ لائبریری و ادارۂ یادگارِ غالب، کراچی کا ترجمان رسالہ۔

(۵۰...اف:۳۶)

۱۔ محمد صلاح الدین (۵ر جنوری ۱۹۳۵ء- ۴ر دسمبر ۱۹۹۴ء)۔ صحافی، ادیب، دانش ور۔ مدیر: ''جسارت''، کراچی؛ بانی مدیر: ''تکبیر''، کراچی۔ مشفق خواجہ کے گہرے دوست۔ خواجہ صاحب ''سخن در سخن'' کے نام سے ''جسارت'' میں کالم لکھتے تھے، لیکن جب صلاح الدین صاحب کو ''جسارت'' سے علیحدہ کر دیا گیا تو خواجہ صاحب نے کالم نگاری ترک کر دی۔ پھر جب صلاح الدین صاحب نے ''تکبیر'' جاری کیا تو خواجہ صاحب نے دوبارہ کالم لکھنا شروع کر دیا۔ چند تصانیف: ''انقلابِ ایران: کیا کھویا، کیا پایا''، ''جمہوریت: فریب اور حقیقت''، ''پیپلز پارٹی کے مقاصد اور حکمتِ عملی''، ''بنیادی حقوق''، ''عورت کی سربراہی''۔

(۵۱...اف:۳۷)

۱۔ مختار زمن (۲۱ر فروری ۱۹۲۴ء - ۲ر جولائی ۲۰۰۳ء)۔ صحافی، ادیب (اُردو رانگریزی)، تحریکِ پاکستان کے

کارکن۔ نائب صدر: انجمن ترقی اُردو پاکستان، کراچی۔ چند تصانیف: ''باتوں کے خربوزے''، ''دیگر احوال یہ ہے''، ''گفتنی ناگفتنی''، ''تحریک پاکستان میں طلبہ کا کردار''۔

(۵۲...م خ:۱۵)

۱۔ شاہد علی خاں (پ: ۲۵ر ستمبر ۱۹۴۱ء) پیشے کے اعتبار سے بنکار۔ مولانا حامد علی خاں (۱۴ر جنوری ۱۹۰۱ء- ۵ر اکتوبر ۱۹۹۵ء) کی رحلت کے بعد ''الحمرا'' بند ہوگیا تو رسالے کے سوویں سالِ اجرا پر شاہد علی خاں نے اپنے والد کی یاد میں اسے دوبارہ جاری کر دیا، جو اَب [ستمبر ۲۰۰۹ء] تک باقاعدگی سے ساتھ شائع ہو رہا ہے۔ رابطہ: ۱۲۴ر جے 'المروۃ'، ماڈل ٹاؤن، لاہور۔

(۵۴...م خ:۱۶)

۱۔ مالک رام (۲۲ر دسمبر ۱۹۰۶ء- ۱۹۹۳ء)۔ نقاد اور محقق، ماہرِ غالبیات۔ اُردو، فارسی، عربی اور انگریزی پر دسترس رکھتے تھے۔ چند تصانیف: ''فسانۂ غالب''، ''تذکرۂ معاصرین''، ''ذکرِ غالب''، ''یادگارِ عرش ملسیانی''، ''تلامذۂ غالب''، ''عورت اور اسلامی تعلیمات''، ''اسلامیات''۔

(۵۵...اف:۳۹)

۱۔ فراق گورکھپوری (۱۸۹۶ء- ۱۹۸۲ء)۔ معلم، شاعر اور نقاد۔ استاد انگریزی: جامعہ الٰہ آباد۔ چند تصانیف: ''اُردو کی عشقیہ شاعری''، ''من آنم'' (مجموعۂ خطوط)، ''روحِ کائنات''، ''شبنمستان''، ''رمز و کنایات''، ''غزلستان''، ''روپ''، ''مشعل''، ''گلِ نغمہ''۔

فہرستِ اسنادِ محولہ:

۱۔ اکبر آبادی، سعید احمد، مولانا (۱۹۸۷ء)، ''خطباتِ اقبال پر ایک نظر''، اقبال اکادمی پاکستان، لاہور۔

۲۔ ضیاء الحسن۔ تحسین فراقی، (مرتب: ۲۰۰۵ء)، ''ارمغانِ ڈاکٹر سید عبداللہ''، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

۳۔ تونسوی، طاہر، (سن؟)، ''ملتان میں اردو شاعری'' سنگ میل پبلی کیشنز، لاہور۔

۴۔ ثاقب، شہاب الدین، (۱۹۸۵ء)، ''بابائے اردو مولوی عبدالحق: حیات اور علمی خدمات''، انجمن ترقی اردو (پاکستان)، کراچی۔

۵۔ سلیج، محمد منیر احمد، (مرتب: ۲۰۰۸ء)، ''وفیاتِ اہلِ قلم''، اکادمی ادبیات پاکستان، لاہور۔

۶۔ صدیقی، احمد حسین، (۲۰۰۳ء)، ''دبستانوں کا دبستان''، جلد اوّل، محمد حسین اکیڈمی، کراچی۔

۷۔ طارق، خواجہ عبدالرحمٰن، (مرتب: ۲۰۰۸ء)، سرگزشت الفاظ از احمد دین''، پورب اکادمی، اسلام آباد۔

۸۔ عامر، زاہد منیر، ہاشمی، رفیع الدین، (مرتب: ۲۰۰۲ء)، ''ارمغان شیرانی''، اورینٹل کالج پنجاب یونیورسٹی، لاہور۔

۹۔ فراقی، تحسین، نوشاہی، عارف۔ ہاشمی، رفیع الدین (مرتب: ۱۹۹۸ء)، ''ارمغان علمی بہ پاس خدماتِ علمی و ادبی ڈاکٹر وحید قریشی''، القمر انٹر پرائزز، لاہور۔

۱۰۔ لاہوری، ضیاء الدین، (۲۰۰۸ء)، ''کتابیات سرسید''، مجلس ترقی ادب، لاہور۔

۱۱۔ مختار حق، محمد عالم، (مرتب: ۲۰۰۶ء)، ''مشفق نامے''، مغربی پاکستان اردو اکیڈمی (پاکستان)، لاہور۔

۱۲۔ معراج نیر، سید، (۱۹۹۵ء)، ''بابائے اردو ڈاکٹر مولوی عبدالحق: فن اور شخصیت''، ابلاغ، لاہور۔
۱۳۔ ہاشمی، رفیع الدین، (مرتب: ۲۰۰۸ء)، ''مکاتیبِ مشفق خواجہ''، ادارۂ مطبوعات سلیمانیہ، لاہور۔
۱۴۔ یاسر، علی، (مرتب: ۲۰۰۸ء)، ''اہلِ قلم ڈائریکٹری''، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد۔

رسائل و جرائد

۱۔ ''اخبارِ اُردو'' ماہ نامہ (مقتدرہ قومی زبان)، اسلام آباد... مختلف شمارے۔
۲۔ ''اُردو بک ریویو'' سہ ماہی (مدیر: محمد عارف اِقبال)، نئی دہلی... مختلف شمارے۔
۳۔ ''تحقیق'' سندھ یونیورسٹی، جام شورو (مدیر: ڈاکٹر سیّد جاوید اِقبال)... دو شمارہ: ۱۵، ۱۶۔
۴۔ ''کینوس'' ماہ نامہ، (مدیر: عظیم حیدر سیّد)، کراچی۔ اپریل مئی ۲۰۰۹ء۔

انسائیکلوپیڈیا

☆ ''اُردو انسائیکلوپیڈیا'' (مدیر: شازیہ افتخار خان)، فیروز سنز، لاہور (طبع چہارم)۔
☆ ''اُردو جامع انسائیکلوپیڈیا'' (مدیرِ اعلیٰ: مولانا حامد علی خاں)، شیخ غلام علی اینڈ سنز، لاہور۔
☆ ''اہلِ قلم ڈائریکٹری'' (ترتیب و تدوین: علی یاسر)، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد ۲۰۰۸ء۔
☆ ''وفیاتِ اہل قلم'' (مؤلف: ڈاکٹر محمد منیر احمد سلیچ)، اکادمی ادبیات پاکستان، اسلام آباد ۲۰۰۸ء۔

گفتگو

☆ برادر زادۂ ڈاکٹر ابنِ فرید: عبید مصطفیٰ ولد سعید مصطفیٰ صدیقی (کراچی) سے ٹیلی فونک گفتگو (۶ر جون ۲۰۰۹ء)۔
☆ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی سے بالمشافہ اور ٹیلی فونک گفتگو (متعدد مرتبہ ۲۰۰۸ء-۲۰۰۹ء)
☆ خالدہ حسین سے مختصر ٹیلی فونک گفتگو (یکم جون ۲۰۰۹ء)